قیمت چار روپے آٹھ آنے سالانہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۰۸

ولتكن منكم أمة يدعون إلى الخير ويأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر وأولئك هم المفلحون

رسالہ اشاعت اسلام

اُردو ترجمہ

اسلامک ریویو مجریہ ووکنگ (انگلستان)

زیر ادارت

خواجہ کمال الدین بی اے ایل ایل بی مبلغ اسلام

جلد (۸) بابت ماہ جولائی ۱۹۲۲ء نمبر ۷

فہرست مضامین

۱- شذرات - از مترجم	۲۸۹	۶- مردے زندہ کئے جاتے ہیں از حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے	۳۱۴
۲- اسلام کی اپیل مسلمانان عالم سے از حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے	۲۹۱	۷- خط و کتابت - از مولوی یعقوب خان صاحب بی اے بی ٹی	۳۱۷
		۸- اسلام میں جمہوریت - از فیض محمد خان صاحب	۳۲۱
۳- قرآن کریم کی کامیابی	۲۹۷	۹- پاک روایات	۳۲۳
۴- گوشوارہ آمد و خرچ بابت ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۹۲۲ء	۳۰۳	۱۰- ہمارے متعلق ان کی کیا رائے ہے	۳۲۵
۵- تبلیغ اسلام از بابت - رنگون	۳۱۱	۱۱- نبی کریم صلعم ایک مصلح کی حیثیت میں	۳۲۹
		۱۲- غیبت اور عیب جوئی	۳۳۶

درخواستہائے خریداری بنام مینیجر رسالہ اشاعت اسلام لاہور آنی چاہئیں

ضروری اعلان

(۱) کل خط و کتابت بنام مینیجر رسالہ اشاعت اسلام عزیز منزل لاہور ہونی چاہئے +

(۲) اشاعت اسلام لاہور ماہواری رسالہ ہے۔ اور ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو لاہور سے شائع ہوتا ہے +

(۳) اشاعت اسلام کا چندہ بنام مینیجر اشاعت اسلام عزیز منزل لاہور ارسال فرمائیں +

(۴) خریداران رسالہ از راہ کرم خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا ضرور حوالہ دیں +

خریداران رسالہ اشاعت اسلام از راہ کرم ایک ایک جدید خریدار ارسال فرما کر ممنون فرمائیں +

مینیجر

عید مبارک کے بہترین رنگین کارڈ

جناب والا ہم عرصہ ۱۰ سال سے کارڈ فروخت کر رہے ہیں ہر سال اعلیٰ سے اعلیٰ کارڈ تیار کرائے جاتے ہیں۔ جو خوشنما ڈیزائن اس وقت بنوائے گئے ہیں پہلے کبھی ملاحظہ سے ہرگز نہ گذرے ہونگے ایک درجن کے قریب ڈیزائن اور کئی درجن اشعار ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسے لاجواب کارڈ اسقدر ارزاں دوسری جگہ سے نہ ملینگے اگر بعد ملاحظہ پسند نہ ہوں تو فوراً واپس کر دیئے جاویں۔ ہندوستان بھر میں سب سے اول درجے کے کارڈ ہم ہی فروخت کرتے ہیں جسقدر ضرورت ہو فوراً منگائیں

قیمت	فی عدد [?]	درجن	۲۵	۵۰	ایکسو
عید کارڈ مکہ مدینہ شریف وغیرہ والے …	۲ر	۸ر	۱۴ر	[illegible]	[illegible]
عید کارڈ ہشتم دو ہرا آٹھ ڈیزائن والے	۱ر	۶ر	۱۰ر	[illegible]	[illegible]
عید چک قیمتی کئی لاکھ رقم نہایت خوبصورت	۱ر	۶ر	۱۰ر	[illegible]	[illegible]
لفافہ معہ کاغذ خورد اشعار والے …	[illegible]	۱۲ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لفافہ معہ کاغذ کلاں اشعار والے مہری	۳ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ولایتی کارڈ پالش دار جرمنی اعلیٰ درجہ کے	۶ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ولایتی فوٹو کارڈ فوٹو والے نہایت خوبصورت	۳ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	…
ولایتی مکسچر نہایت خوبصورت کارڈ …	۲ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	…

بشکل کرسمس کتابی اردو اشعار کے ۳ر فی کارڈ سے لیکر ۲ر فی کارڈ قیمت تک

نرخ علاوہ محصولڈاک پیکنگ رجسٹری خرچہ … ہے

اسکے علاوہ بھی اور کئی ایک قسم کے عید کارڈ وغیرہ موجود ہیں جو ختم ہو جاویگا اسکے لئے مجبوری ہوگی۔ گلدستہ عید برائے تحفہ عید ایک لاجواب عید کی بیاض ہے ملک کے بہترین مصنفین کا کلام نظم و نثر اس میں موجود ہے۔

حجم ۱۵۰ صفحات قیمت بارہ آنے … ۱۲ر

مکمل فہرست کتب معہ کیلنڈر ۱۹۲۲ء اپنا پتہ لکھ کر ہم سے مفت منگا لیں۔

ملنے کا پتہ مینیجر میوچوئل ٹریڈنگ ایجنسی موچی دروازہ لاہور

ضروری ضروری ضروری کہ تمام ترسیل زر متعلقہ مسلم مشن ووکنگ (انگلستان) بنام فنانشل سکرٹری مسلم مشن ووکنگ عزیز منزل لاہور ہونی چاہئے۔ اور ترسیل زر کے وقت احباب واضح فرما دیا کریں کہ یہ مسلہ رقم ووکنگ مشن کیلئے ہے +

سکرٹری

GROUP TO WELCO… EXCELLENCY SARDAR ABDUL HADI KHAN T

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اشاعت اسلام

بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۲ء

جلد (۸) نمبر (۷)

شذرات

سردار عبدالہادی خان جو انگلستان میں سلطنت افغانستان کی طرف سے پہلے سفیر مقرر ہوئے ہیں۔ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء کو مسجد ووکنگ میں تشریف لائے۔ اس موقع پر جو فوٹو لیا گیا۔ وہ اس ماہ کے رسالے کو زینت دے رہا ہے۔ برٹش مسلم سوسائٹی کیطرف سے جو ایڈریس پیش کیا گیا وہ پہلے ہی مئی کی اشاعت میں ہدیۂ ناظرین کر چکے ہیں +

ہز ایکسیلنسی کا استقبال مندرجہ ذیل اصحاب نے کیا:۔

لارڈ ہیڈلے۔ پروفیسر لیون۔ ہز ایکسیلنسی کاظم پاشا جو فلسطین کی عرب ڈیلیگیشن کے پریزیڈنٹ ہیں۔ حبیب اللہ لوگرو۔ خالد شیلڈرک۔ بشیر پکرڈ بی اے امام مسجد۔ داؤد شاہ صاحب اور ہمارے ووکنگ سٹاف کے ممبر بھی شامل تھے +

ووکنگ مسلم مشن کا حساب آمد و خرچ بابت ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۹۲۲ء کسی دوسری جگہ درج کیا جاتا ہے۔ اس سے ناظرین ہمارے اخراجات میں روزافزوں ترقی کا اندازہ لگا سکتے ہیں حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے کی ایک چٹھی کا ترجمہ بھی شائع کیا جاتا ہے جو مسلمانان عالم کو اشاعت اسلام جیسے اہم فریضے کی طرف متوجہ کر رہی ہے +

ڈین آف کارلائل اور انگلش چرچ یونین

گذشتہ اشاعت میں یہ بتایا جاچکا ہے۔ کہ ڈین آف کارلائل کی اس تقریر کی پاداش میں جو انہوں نے گذشتہ سال ماڈرن چرچمینز کانگریس کیمبرج میں الوہیت پیدائش اور معجزات مسیح کے خلاف کی تھی۔ انگلش چرچ یونین نے اپر ہوس آف کنووکیشن میں ان پر فتویٰ کفر صادر کرنے کی تحریک ہے +

اس تحریک پر غور کرتے ہوئے مختلف پادریوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا جو سننے کے قابل ہیں: +

بشپ آف ایلی کی رائے

بشپ آف ایلی نے ڈین آف کارلائل کی بڑے زور سے حمایت کی۔ اور صاف طور پر کہا۔ کہ سوچ و بچار سے کام لینے والے عیسائیوں کا خیال بائبل کے متعلق مجھے یقین ہے کہ ہمیشہ کیلئے بدل چکا ہے۔ اور اس کا فیصلہ ہونا اب محال ہے" +

بشپ آف لندن کا خوف

بشپ آف لندن نے ڈین آف کارلائل کی بعض آراسے جو شائع شدہ رپورٹ میں ظاہر کیگئی ہیں اتفاق کیا لیکن ان کے نزدیک اسمیں مغالطہ آمیز خیالات موجود ہیں جن سے اُن کو یہ خوف پیدا ہوگیا ہے کہ آیندہ نسلوں پر ایسی تعلیمات کا اثر بہت بُرا ہوگا۔ اور یہ نہایت سخت خطرہ محسوس ہورہا ہے۔ کہ ایسی کوششوں سے دین مسیحی پر پانی پھر جائیگا" +

بشپ آف گلوسٹر کا غصہ

بشپ آف گلوسٹر نے کہا۔ کہ یہ نہایت خطرناک بات ہے کہ یہ مصنفین کلیسیا کے باقاعدہ منتخب شدہ لوگ ہیں۔ جو ذمہ داری کے عہدوں پر فائز ہیں۔ اور نہایت سخت قسمیں کھائے ہوئے ہیں انھوں نے یہ تجویز کی کہ کیتھولک مذہب کی تعلیم جو انکے مقررہ عقیدہ کے مطابق ہو۔ کلیسیا کی حیات کا جزو لاینفک ہے۔ اور وہی و بچانی ضروری ہے۔ اور اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ کلیسیا کے منصب پر وہی لوگ فائز ہوسکتے ہیں جو اپنا تعلق اس کے ساتھ نہایت پختہ اور مضبوط رکھیں +

آرچ بشپ آف کنٹربری کی ملاطفت

آرچ بشپ آف کنٹربری نے کہا۔ کہ میں نہیں چاہتا۔ کہ ایسے پانند ار باخدا انسانوں کو کلیسیا سے علیحدہ کیا جائے۔ اگر وہ اپنی تعلیمات کو کلیسیا کے مطابق کر سکیں۔ یہ تمام لوگ نہایت نہایت عمدہ کام کر رہے ہیں۔ اور ہوں ایک خطرناک غلطی کا مرتکب ہوگا۔ اگر وہ یہ فتویٰ دیدے کروہ اخلاقی انسان نہیں ہیں۔ ہاں اس طریق عمل کے متعلق جس کے مطابق انہوں نے اپنی تحقیقات کے نتائج کو بیان کیا ہے۔ ان کو تنبیہ کر دینی چاہئے +

ان تقاریر سے صاف طور پر پتہ لگتا ہے کہ صرف ڈین آف کارلائل ہی نہیں کلیسیائے انگلستان کے بہت بڑے بڑے اراکین حتیٰ کہ آرچ بشپ آف کنٹربری بھی دل سے ان خیالات کے مؤید ہیں۔ جو ڈین موصوف نے ظاہر کئے۔ ورنہ فتویٰ کفر کی تحریک آخر کار تنبیہ پر آکر ختم نہ ہو جاتی۔ اور الوہیت مسیح کے اس کھلے انکار پر جو ڈین آف کارلائل نے کیا۔ ان کے حق میں ستائش و آفرین کی آوازیں نہ اٹھتیں +

مسیحیت کا روحانی غلبہ

اسلام کی اپیل مسلمانان عالم سے

از قلم حضرت مولینا مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایدہ اللہ بنصرہٖ

حضرت مولینا کی طرف سے ایک چٹھی بزبان انگریزی معزز ہمعصر "لائٹ" کی تازہ ترین اشاعت میں بطور ضمیمہ شائع ہوئی ہے جسکے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کو اس وقت کس قدر ضرورت ہے۔ ان جان نثاروں کی جو جان و مال کے ساتھ اسکی حفاظت و اشاعت میں منہمک ہو جائیں۔ اور اسکے بغیر کس قدر خطرات مسلمانوں کو درپیش ہیں جن کا مقابلہ کرنا محال ہے۔

ہم اس چٹھی کے ترجمے کو تمام و کمال ناظرین اشاعت اسلام کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں:۔ مترجم

مجّی اخویم! السلام علیکم

اس حقیقت نفس الامری کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اسلام کی کامیابی و فلاح ہا بات پر منحصر ہے کہ

اکناف عالم کے تمام مسلمان متفقہ طور پر اس کے لئے جدوجہد کریں۔ میں آپ کی توجہ کو ایک ایسے اہم سوال کیطرف منعطف کرانا چاہتا ہوں۔ جو اسلام کی اصل زندگی سے متعلق ہے ؛

یہ عیسائی مشنری موومنٹ کے مہیب خطرہ کا سوال ہے۔ دنیا کی مسیحی اقوام میں صدیوں سے یہ تحریک وسیع پیمانہ پر موجود تھی کہ

اقوام عالم پر پولیٹیکل غلبہ

و تسلط حاصل کیا جائے۔ اور صلیبی جنگوں کی روح ہمیشہ کسی نہ کسی رنگ میں اپنا کام کرتی رہی ہے اسلام کو عیسائیت نے دنیا پر پولیٹیکل غلبہ حاصل کرنے کے لئے اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھ رکھا ہے لیکن مسلمان اقوام کو ان کے زیر نگین کرنے میں عیسائیت کے زور و طاقت نے اسقدر کام نہیں دیا جسقدر کہ مسلمانوں کی اپنی بے تدبیری اور لاپروائی نے انہیں مدد دی ہے۔ مگر ملکی اقتدار بھی ایک وقتی اور عارضی بات ہوتی ہے جیسا کہ قرآن کریم کا ارشاد ہے تلك الايام نداولها بين الناس عیسائیت کو محض اپنے پولیٹکل غلبہ سے تشفی حاصل نہیں ہوئی اور نہ ہونی چاہئے تھی کیونکہ ملکی تسلط ایک گذر جانے والی حالت ہے اور اس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ دنیا کے عام خیالات کا رجحان اس طرف ہے کہ ہر ایک قوم آئندہ خود ہی اپنی حکمران ہو گی۔ اور باوجود ان تمام جسمانی طاقتوں کے جو اس کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ اس نتیجہ کا پیدا ہونا ایک یقینی اور لابدی امر ہے۔ لیکن اصل چیز جو باقی رہنے والی ہے وہ

روحانی غلبہ

ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کے لئے مسیحیت اب نہایت سخت کوشش اور جدوجہد کر رہی ہے اسکے مشنری ساری دنیا میں پھیلے ہوتے ہیں۔ اور کل عالم کو مسیحیت کا بپتسمہ دینے کیلئے ایک عظیم الشان میدان رزم بالخصوص اسلامی ممالک میں تیار کیا جا رہا ہے۔ عیسائیت کے ذرائع تبلیغ غیر محدود ہیں اور اس کی دنیوی طاقت اس قدر وسیع ہے کہ سابقہ تاریخ عالم میں اسکی مثال نہیں پائی جاتی لیکن باوجود ان سب باتوں کے عیسائیت

اسلام کی روحانی طاقت

سے نہایت خوف زدہ ہے اسلام ہی اس کے نزدیک ایسا مذہب ہے جسکو عیسائیت کا دشمن سمجھا جاتا ہے۔ اور

باقی تمام مذاہب صرف غیر مسیحی ہیں۔ اس کا سبب کوئی خاص عناد نہیں جو اسلام نے مسیحیت کے ساتھ روا رکھا ہو۔ کیونکہ اسلام نے تمام مذاہب کے متعلق یہ تسلیم کیا ہے کہ وہ خداتعالیٰ کی طرف سے ہیں اور سب کے مذہبی لیڈروں کی عزت و تکریم کی ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر اس نے عیسائیت کے متعلق اپنی خاص خوش دلی کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔ جنہیں عیسائیوں کو اقربھم مودۃ للذین امنو (ایمان والوں سے مودت میں قریب ترین) قرار دیا گیا ہے۔ عیسائیت کا اسلام کو اپنا دشمن سمجھنا محض اس وجہ سے ہے کہ وہ اسلام کی روحانی طاقتوں کو بہت زبردست سمجھتے ہیں اور یہ جانتے ہیں۔ کہ اسلام ہی آخرکار دنیا میں غالب آئیگا۔ اس وقت دنیا کی تمام مادی طاقتیں عیسائیت کی پشت وپناہ ہیں۔ اور اسلام محض ان روحانی طاقتوں ہی پر انحصار رکھتا ہے جو اس کے زیر تصرف ہیں۔ اور اسلام ہی آخرکار فتحیاب ہوگا۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے لیظھرہ علی الدین کلہ۔ اللہ تعالیٰ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کریگا لیکن افسوس ہے کہ آج اس عظیم الشان روحانی معرکہ میں مسلمان اسلام کی امداد سے ایسے ہی غافل ہیں جیسا کہ جسمانی معرکوں میں انہوں نے غفلت سے کام لیا تھا۔

اسبارہ میں میں چاہتا ہوں کہ ہر ایک بہی خواہ اسلام کو اس عظیم الشان کام کی طرف توجہ دلاؤں۔ جو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ اس کی سالانہ رپورٹ کو (جو طلب کرنے پر بھیجی جاسکتی ہے) دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انجمن نے سالگذشتہ میں اسلامی مذہبی لٹریچر کی تیاری اور انگلستان اور دیگر ممالک میں تبلیغی کوششوں پر ایک لاکھ روپیہ صرف کیا ہے۔ دیکھنے کو تو یہ رقم بہت بڑی ہے لیکن وہ

بڑی بڑی رقوم جو مسیحی مشن صرف کر رہے ہیں

ان کے سامنے اسکی کچھ بھی حقیقت نہیں صرف ایک لندن کی چرچ مشنری سوسائٹی نے سنہ ۱۹۲۰ء میں اکیاسی لاکھ سے زیادہ روپیہ صرف کیا ہے۔ اس میں ستاون لاکھ کی رقم کو جمع کیجئے جو اس سوسائٹی نے اناجیل کی اشاعت پر خرچ کی پھر سسپٹ مشنری سوسائٹی کا چالیس لاکھ لندن مشنری سوسائٹی کا انتیس لاکھ ویسلین مشنری سوسائٹی کا پینتالیس لاکھ برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی کا ستاسٹھ لاکھ بھی اس کے ساتھ شامل کیجئے اور کل میزان تین سو تئیس لاکھ ہوگی۔ جو ان چند ایک عیسائیت کی تبلیغ کرنے والی سوسائٹیوں کا

ایکسال کا خرچ ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ تمام مسیحی دنیا کے مشنری اخراجات کو ملائیں۔ تو تین سو تنتیس لاکھ کی مذکورہ بالا رقم بھی ناچیز نظر آئیگی +

پس جس حد تک مادی ذرائع کا تعلق ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اسلام مسیحیت کے زور و طاقت کا سواں حصہ بھی فراہم نہیں کر سکتا خواہ تمام کی تمام اسلامی دنیا بھی جو افسوس ہے کہ اس وقت خواب غفلت میں سوئی پڑی ہے اسلام کی اس اہم ضرورت کے لئے بیدار کیوں نہ ہو جائے۔

لیکن کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان اس سے حوصلہ ہار بیٹھیں۔ اور اس تحریک میں جو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام نے شروع کر رکھی ہے طاقت پیدا نہ کریں میں یہاں مختصراً ان تین شعبوں کا ذکر کرتا ہوں جنمیں یہ انجمن کام کر رہی ہے +

ا۔ مسلم مشنوں کا قیام اور ان کا کام

سب سے پہلا کام مسلم مشنریوں کو عیسائی ممالک بالخصوص یورپ اور امریکہ میں بھیجنا ہے اسبارہ میں ووکنگ مشن نے جو کام خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب کے زیر سرپرستی کیا ہے وہ عیاں ہے اور اسکے دوہرانے کی چنداں ضرورت نہیں لیکن ان کے علاوہ انجمن نے اس سال

دو نئے مشن

قائم کرنے کا ارادہ کیا ہے ایک جرمنی میں اور دوسرا امریکہ میں جنمیں سے ایک مولوی صدر الدین صاحب کے چارج میں ہوگا۔ ان دونوں مشنوں کے لئے ایک خاص رقم فی الحال جمع ہو چکی ہے لیکن ابتدائی اخراجات کیلئے جو بہت زیادہ ہونگے ہر ایک مسلمان بھائی کی جس کا دل اسلام کی خیر خواہی سے لبریز ہے امداد کی ضرورت ہے +

یورپ اور امریکہ میں مسلم مشن صرف یہی کام نہیں کرتے۔ اور نہ ہی آیندہ صرف یہی ایک کام انکے پیش نظر ہوگا۔ کہ عیسائیوں میں سے لوگوں کو مسلمان بنائیں۔ گو اسمیں شک نہیں کہ لارڈ ہیڈلے مسٹر مارمیڈیوک پکتھال اور دیگر فضلاء و امرائے مغرب کے قبول اسلام سے اس پہلو میں کام کی ابتدا نہایت عمدہ ہوئی ہے لیکن اس سے بھی زیادہ ضروری کام جو ان مشنوں کے قیام سے ہمارے پیش نظر ہے یہ ہے۔ کہ اسلام کی اصل تصویر کو ان ممالک میں پیش کیا جائے۔ اور ان غلط فہمیوں کو دور کیا جائے۔ جو اسکے پاکیزہ معتقدات اور بانی اسلام کی مقدس زندگی کے متعلق مغرب میں بلاوجہ پھیلی ہوئی ہیں۔ یہی غلط فہمیاں ہیں۔ جو اس بغض و عناد کا سب سے بڑا سبب ہیں جو مغرب میں ہر ایک اس چیز کے متعلق پایا جاتا ہے جو اسلام سے کوئی تعلق اور لگاؤ رکھتی ہے۔ یہ کام بجائے خود ایسا اہم اور

ضروری ہے کہ اگر دعوت اسلام کا کوئی سوال بھی پیش نظر نہ ہوتا۔ تو بھی مسلمانوں کی قومی عزت کو بحال رکھنے کیلئے اس کا ہونا ضروری تھا +

۲۔ عیسائیت کا اثر اور اس کے زائل کرنے کی کوشش

عیسائیت کے روز افزوں اثر کا مقابلہ اور اسکے زائل کرنے کی کوشش یہ اس انجمن کی تبلیغی سرگرمیوں میں سے دوسرا بڑا کام ہے مسلمانوں نے آج تک اپنے سب سے زیادہ ضروری فرض سے تغافل کیا ہے اور اس کا یہ نتیجہ ہے کہ ان کے ہم مذہب لوگوں کی بہت بڑی تعداد عیسائیت کی نذر ہو چکی ہے فلیپائن کی آبادی کا جو ایک وقت ساری کی ساری مسلمان تھی ۵/۱ اس وقت عیسائی ہے جاوا میں چھ بیس ہزار مسلمان صلیب کی نذر ہو چکے ہیں۔ اور یہ رفتار ابھی تک تین سو نفوس سالانہ کے حساب سے جاری ہے عیسائیت کا یہ اثر ٹرینیڈاڈ (جزائر غرب الہند) میں بھی ترقی پر تھا جہاں انجمن نے دو سال ہوئے ایک مشنری بھیجا تھا۔ اور اسکی کوششوں سے وہاں کے لوگوں میں ایک عام بیداری ہو گئی ہے ایسا ہی بعض دوسری انجمنیں بھی امداد کی محتاج ہیں۔ اور ایسی مسلمان جماعتوں کے جو دنیا سے الگ تھلگ پڑی ہیں زندگی اور موت کا سوال پیدا ہو چکا ہے لیکن صرف تمام مسلمانوں کی متفقہ کوشش ہی ایک چیز ہے جو عیسائیت کے ہزارہا مشنریوں۔ ڈھیر ڈھیر روپیہ اور کثیر لٹریچر کی پشت پناہ میں ممالک اسلام کے اندر گھسی چلی آ رہی ہے۔ ان زبردست حملوں کے بالمقابل اسلام کی عزت کو بچا سکتی ہے +

۳۔ مسلمانوں میں اسلامی لٹریچر کی ضرورت

اس کے علاوہ انجمن نے خود مسلمانوں کے اندر اسلامی لٹریچر کو پھیلانے کا جو کام کیا ہے وہ بھی کچھ کم اہمیت نہیں رکھتا۔ اس شعبہ میں ہمارے سامنے دو کام ہیں۔ ایک تو لٹریچر پیدا کرنا اور دوسرے اسکی وسیع اشاعت کے سامان بہم پہنچانا۔ اول الذکر حصہ کو اگر دیکھا جائے تو انجمن نہ صرف قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ اور تفسیر کو صرف کثیر کے ساتھ شائع کرنے میں ایک اعلےٰ درجہ کی خدمت اسلام سر انجام دینے کے قابل ہوئی ہے۔ بلکہ اس نے بعض دیگر ضروری کتب بھی شائع کی ہیں لیکن اس کام کے دوسرے حصہ کو پورا کرنے میں بہت سی دشواریاں ہیں۔ ہماری نئی پود یعنے مسلمان طالبعلموں کو خاص طور پر ضرورت ہے کہ پاکیزہ اسلامی لٹریچر ان کے ہاتھوں میں دیا جائے۔ مسیحی مذہبی سوسائٹیاں مسلمان طلباء میں اپنے

لٹریچر کو بعض وقت بالکل مفت تقسیم کرتی ہیں لیکن ہمارے پاس اس کے لئے فنڈ نہیں با ینہمہ انجمن انگریزی ترجمۃ القرآن جیسی قیمتی چیز اور بعض دوسری کتابیں طلباء کو نصف قیمت پر بہم پہنچاتی ہے علاوہ "لائٹ" نامی ایک پندرہ روزہ اخبار برائے نام ایک روپیہ سالانہ قیمت پر شائع ہوتا ہے جو طلباء کو ۸ ؍ سالانہ میں دیا جاتا ہے یہ سالانہ چندہ اخبار کے صرف پیکنگ اور محصول ڈاک کیلئے ہی مکتفی ہو سکتا ہے۔ اپنے نوجوانوں کے اندر سچی اسلامی روح کو پھونکنا ہی سب سے زیادہ مفید تعمیری کام ہے جس سے مسلمان قوم دوبارہ بن سکتی ہے۔ اور جتنی جلدی مسلمان اس ضرورت کیلئے بیدار ہوں اتنا ہی بہتر ہے۔

مسلمانوں سے اپیل

یہ سیدھے سادے حالات اور وجوہات ہیں جو چاہیئے کہ ہر ایک مسلم دل کو اپیل کریں اسلام کی پولیٹیکل طاقت قریباً مفقود ہو چکی ہے یہاں تک کہ اسکی خلافت بھی پاش پاش ہو گئی ہے لیکن یہ وہ اسلام کے مصائب ہیں جنہیں سے وہ زیادہ شان و شوکت کے ساتھ پھر دوبارہ اٹھیگا۔ مسیحی مشنری موومنٹ ہی ایک چیز ہے جس کا اسلام کو سب سے زیادہ خطرہ ہو سکتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اسلام کی ہستی کو اس سے خطرہ ہے۔ اگر اب بھی ہم اس خطرہ کے خلاف نہیں اٹھیں گے تو ہمیں ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑیگا۔

امداد کے طریق

ہر ایک مسلمان ذیل کے طریقوں میں سے کسی ایک طرز پر اسلام کو امداد دے سکتا ہے۔

(۱) عام چندوں اور عطیات کے ذریعہ سے۔

(۲) زکوٰۃ کے ایک حصہ کو اشاعت اسلام کیلئے مختص کرنے اور اسکو انجمن کے خزانہ میں داخل کرنے سے۔

(۳) اپنے حسب توفیق ماہواری چندہ دینے کی ذمہ واری اپنے اوپر لے کر۔

(۴) اسلام اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے لئے انجمن کے نام اپنی جائداد کا ایک حصہ وصیت کرنے سے۔

(۵) بہت سے مسلمان ہیں جو بنکوں اور ڈاکخانوں میں حفاظت کے لئے روپیہ رکھتے ہیں۔ قرآن کریم نے سود کے لینے سے منع فرمایا ہے لیکن سود کا روپیہ ایسے خیراتی کاموں جیسے کہ اشاعت اسلام ہے صرف کیا جا سکتا ہے اسلئے یہ درخواست کیجاتی ہے کہ تمام سود جو ایسے جمع شدہ مال پر ملے انجمن کے خزانہ میں داخل کرایا جائے۔

(۶) اس خط کے مطالب و مفہوم سے اپنے شناساؤں کو واقف کرنے سے۔

آپ کا دلی دوست ۔ محمد علی پریزیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

قرآن کریم کی کامیابی

(از قلم زین العابدین بن احمد۔ ملایا)

ما المسیح ابن مریم الا رسول (مریم کے بیٹے مسیح تو صرف ایک رسول ہیں) مائدہ ع ۹
قال انی عبد اللہ اٰتنی الکتٰب وجعلنی نبیاً۔ اس پر (مسیح اول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھ کو کتاب عنایت فرمائی اور مجھ کو پیغمبر بنایا) مریم ع (قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد۔ کہو وہ اللہ ایک ہے۔ اور اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اسکی برابر کا ہے +

کارلزلی کے ڈین نے حال ہی میں جو رائے الوہیت اور ابنیت مسیح کے خلاف ظاہر کی ہے۔ اس نے عیسائیت کے قلب کو ایک عظیم الشان صدمہ پہنچایا ہے اور مندرجہ بالا آیات قرآنی کی صداقت کو عیسائی دنیا میں روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا ہے۔ ایک مدت سے سمجھدار عیسائی ابنیت مسیح کی منطق پر غور کرتے رہے۔ آخر اراکین کلیسا میں سے بعض لوگوں نے ایمانی جرأت دکھائی۔ اور اپنی رائے کا اظہار کر دیا۔ کہ حضرت مسیح خدا نہیں تھے۔ اور نہ وہ مظہر خدا تھے۔ عوام بھی اب اسلام کے دعویٰ کی صداقت کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ نبی کریم صلعم اس معاملہ میں غلطی پر نہ تھے دی گرافک (The Graphic) کے ذیل کے اقتباس سے ظاہر ہو جائیگا۔ کہ کلیسیا کو اس سے کس قدر شدید صدمہ پہنچا ہے +

چند روزہ کے دوران میں جو صدمہ کلیسیا کو پہنچا ہے وہ شاید برسوں میں بھی اس نے نہ دیکھا ہو۔ کلیسا کے دائرہ سے باہر بھی بہت سے ایسے دینیات کے ماہر ہیں جو یہ ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں کہ عیسائیت کی بنیاد بالکل غلطی پر ہے اور موجودہ سائنس نے اسے تباہ کر دیا ہے۔ یہ اندرونی صدمہ ہے۔ جن اراکین کلیسیہ جو دینیات کے ماہر گنے جاتے ہیں اور چرچ آف انگلینڈ سے تعلق رکھتے ہیں وہ بہت بات ہو کہ اس امر کا اعلان کرتے

ہیں کہ حضرت مسیح ابن اللہ نہ تھے بلکہ فلسطین کے ایک یہودی تھے جو جو دلائل رینن نے اپنی تصنیف "دی لائف آف جیزز" میں دیئے ہیں۔ اور دیگر سائنسدانوں نے جو آراء ظاہر کی ہیں ان کا ایک بمب کیمبرج کی کانفرنس میں کلیسیا پر پھینکا گیا ہے جس نے انگلیکن چرچ کو متزلزل کر دیا ہے اور اس صدمے کا اثر برسوں تک رہیگا +

جو رپورٹ ہم کو پہنچی ہے اگر وہ ان کے الفاظ کی صحیح ترجمانی کرتی ہے تو ڈاکٹر ریشڈل ڈین آف کارلزلی ڈاکٹر بیتھون بیکر لیڈی مارگریٹ اور ریورینڈ آر۔ جی پارسنز نے انگلیکن کانفرنس میں الوہیت مسیح کا انکار کیا ہے۔ ڈاکٹر ریشڈل نے بیان کیا کہ حضرت مسیح خدا نہ تھے بلکہ ایک انسان تھے۔ ڈاکٹر بیتھون بیکر نے کہا میں ایک لمحہ کے لئے بھی خیال نہیں کر سکتا کہ حضرت مسیح نے کبھی الوہیت کا دعویٰ کیا ہو۔ ریورینڈ پارسنز کی رائے میں حضرت مسیح بغیر کسی خصوصیت کے پورے طور پر انسان تھے۔ آپ فلسطین کے ایک یہودی تھے اور انسانی زندگی کی قیود میں رہ کر آپ نے اس زمانہ کے حالات کے مطابق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہ تین شخص ایسے نہیں جن کی رائے کو راسخ الاعتقاد عیسائی بھی رد کر سکیں۔ یہ سب اصحاب نہایت اعلیٰ تعلیمیافتہ اور دینی علوم کے ماہر ہیں جنھوں نے لیکچراروں اور پروفیسروں کی حیثیت میں کلیسیا کے سینکڑوں پادریوں کو تعلیم دی ہے" +

عیسائی دنیا میں اسی قسم کی اور بہت سی آوازیں گونج رہی ہیں جو عیسائیوں کے دلوں پر سچائی کو آشکارا کرتی جاتی ہیں۔ جس رائے کا اظہار ان تین ڈاکٹروں نے کیا ہے۔ اس سے عیسائی مذہب میں ضرور اہم نتائج پیدا ہونگے۔ کیونکہ اس اعلان نے تو عیسائیت کی بنیاد کو اکھاڑ پھینکا ہے۔ حضرت مسیح کی دوسری یا تیسری صدی بعد کے زمانہ سے عیسائیت کی تمام بالائی عمارت اسی بنیاد پر قائم تھی۔ یہ صدمہ جو کلیسیا کو پہنچا ہے یقیناً حضرت مسیح کے اس نام نہاد مذہب کی تباہی کا موجب ہو گا۔ اسی تباہی کے ساتھ قرآن کریم کی کامیابی وابستہ ہے جو فطرت انسانی کے مذہب کی تعلیم دیتا ہے قرآن کریم کے مطابق خدا کے نزدیک یہی ایک سچا مذہب ہے جس کا دوسرا نام اسلام ہے۔

عیسائیت کے ان دلیر پروفیسروں نے جو اعلان کیا ہے کہ حضرت مسیح ہرگز خدا نہ تھے بلکہ انسان تھے آپ نے کبھی اپنے تئیں خدا نہیں سمجھا۔ اور آپ فلسطین کے ایک یہودی تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ حضرت مسیح کے اصلی مذہب کی طرف آرہے ہیں۔ اور قرآن کریم کی صداقت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ جس میں تیرہ سو برس ہوئے ابنیت اور الوہیت مسیح کے بیہودہ عقائد کی تردید مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے:-

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم وقال المسیح یبنی اسرائیل اعبدوا اللہ ربی وربکم انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماوٰہ النار وما للظلمین من انصار (ترجمہ) جو لوگ کہتے ہیں کہ خدا تو یہی مریم کے بیٹے مسیح ہیں یہ لوگ بیشک کافر ہو گئے اور مسیح سمجھایا کرتے تھے کہ اے بنی اسرائیل اللہ ہی کی عبادت کرو۔ کہ وہ میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک گردانے تو اللہ کی طرف سے بہشت اس پر حرام ہو چکی ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ وما من الہ الا الہ واحد وان لم ینتھوا عما یقولون لیمسن الذین کفروا منھم عذاب الیم۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ خدا تو یہی تین میں کا ایک تیسرا ہے بے شک کافر ہو گئے۔ حالانکہ خدائے واحد کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور جیسی باتیں یہ لوگ کہتے ہیں۔ اگر ان سے باز نہیں آئینگے تو جو لوگ ان میں سے کفر کرتے رہینگے ان پر عذاب دردناک نازل ہوگا (المائدہ رکوع ۹)

وقالوا اتخذ الرحمن ولدا۔ لقد جئتم شیئا ادا۔ تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمن ولدا۔ وما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولدا (ترجمہ) اور بعض لوگ قائل ہیں کہ خدائے رحمن بیٹا رکھتا ہے۔ تم ایسی بڑی سخت بات اپنی طرف سے گھڑ کر لائے جس کی وجہ سے عجب نہیں آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے۔ اور پہاڑ ریزے ریزے ہو کر گر پڑیں۔ کہ لوگوں نے

خدائے رحمٰن کے لئے بیٹا قرار دیا۔ حالانکہ خدا کو شایاں ہی نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے
(سورۂ مریم۔ رکوع ۵)

جس صداقت کا اظہار قرآن کی مندرجہ بالا آیات کر رہی ہیں۔ درحقیقت حضرت مسیح کے مذہب کی بنیاد بھی انہی حقائق پر تھی۔ جس ایک مذہب کو خدا کے تمام رسولوں نے تقاضائے زمانہ کے مطابق دنیا کے مختلف حصص میں تعلیم کیا۔ وہ اپنے بانی کی عدم موجودگی میں ہمیشہ ہی خراب ہوتا رہا ہے۔ اسی وجہ سے تیرہ سو برس ہوئے کہ خداوند تعالیٰ نے اس مذہب کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پھر دنیا میں نازل کیا۔ نبی کریم صلعم نے تائید یزدانی سے الہام کے ذریعہ اس مذہب میں ایسی ترمیم کر دی اور اس خوش اسلوبی سے اسکی تشریح کی کہ یہ مذہب تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک مکمل ہدایت بن گیا۔ اس مذہب کی تعلیم ہر ایک زمانہ پر حاوی ہے اور قرآن کریم کی پاکیزگی کو قائم رکھنے کیلئے خداوند کریم نے کسی اور نبی کے آنے کی ضرورت ہی نہ رکھی جو دنیا میں کوئی نئی کتاب لائے +

مندرجہ بالا آیات میں قرآن کریم نے جو سزا شرک کی مقرر کی ہے وہ بھی اسکی صداقت کو ظاہر کرتی ہے توحید تو خداوند تعالیٰ نے فطرت انسانی میں ودیعت کر دی ہے۔ اور یہ ادراک کا ایک جزو اعظم ہے۔ اس دنیا میں بھی جس حد تک وحدانیت پر انسان کا ایمان ہے۔ وہ اسی کے مطابق جنت کا وارث ہوتا ہے۔ اور دوزخ کی آگ سے بچ جاتا ہے۔ دنیا کبھی بت پرستی سے پورے طور پر آزاد نہیں ہوئی۔ اسی لئے تمام دنیا آگ سے نجات پاکر جنت میں داخل نہیں ہو سکی۔ اپنی خواہشات نفسانی کا غلام بن جانا بھی خدا کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ اور یہ سب سے بڑا جرم ہے۔ جو بدکاری اور شراب خوری اور اسی قسم کی اور مختلف شکلوں میں ہمیشہ سے ظاہر ہوتا چلا آیا ہے۔ اور جن کیلئے آگ اور کئی ایک سزاؤں کی ضرورت ہوتی ہے +

جن ممالک میں حضرت مسیح کو خدا سمجھا جاتا ہے اور جہاں جنگ کے دیوتا کی پرستش ہوتی ہے وہاں ضرور جنگ ہی ہمیشہ تباہی کا موجب ہوتا ہے۔ صدیوں تک بہت سے ملک بت پرستی اور جہالت کے سبب ایک مہاتمی غلامی کی بدتر حالت میں پڑے رہے +

وحدانیت پر پوری طرح ایمان لانے سے ہی اس زندگی میں دُنیا بہت ہی دوزخ کی سزاؤں سے بچ جائیگی۔ سچا مذہب وہی ہوسکتا ہے جس کی بنیاد وحدانیت پر ہو جیسا قرآن کریم میں آیا ہے۔ امر الا تعبدوا الا ایاہ ذٰلک الدین القیم ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون (ترجمہ) اللہ نے حکم دیا ہے کہ صرف اسی کی پرستش کرو۔ یہی دین سیدھا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (سورۃ یوسف ۴۶)

اگر وحدانیت پر اتنا زور دیا گیا ہے تو اسکی وجہ یہ نہیں کہ خدا کو ایک نہ مانا جائے تو نعوذ باللہ اسے کوئی حسد پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ وحدانیت قانون قدرت کا ایک جزو ہے۔ اور اور اک اور حیات انسانی کا جوہر ہے۔ بت پرستی کی مختلف شکلیں قدرت کے اس قانون کی نفی کرتی ہیں۔ اگر انسان کئی ایک خداؤں کی پرستش شروع کر دے۔ تو خطرناک وہ حقیقی اور واحد خدا کو فراموش کر دیگا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اس سے طرح طرح کے گناہ اور خطائیں سرزد ہونگی۔ اور وہ مورد غضب الٰہی بن جائیگا۔ عیسائی دنیا کو اسی قسم کی ایک جہنمی سزا جنگ یورپ کے ذریعہ مل چکی ہے۔ الغرض وحدانیت کا عظیم الشان پیغام جو قرآن کے ذریعہ دنیا میں نازل ہوا اسکی صداقت اور کامیابی دن بدن ظاہر ہوتی جاتی ہے۔ یہ تینوں اصحاب جن کے نام اوپر درج ہو چکے ہیں مغرب میں اس کامیابی کی شہادت دے رہے ہیں۔ جب مغرب میں ترقی اسلام کی تاریخ لکھی جائیگی تو سب سے پہلے انہی کا ذکر ہوگا۔ ذویمر اور والٹر جیسے متعصب مشنری جن کی تمام طاقت نبی کریم صلعم کے مذہب اور قرآن کی بدگوئی میں صرف ہوتی ہے۔ اب انہیں ان امور پر غور کرنا چاہیئے۔ تثلیث کی حمایت اور نبی کریم کو بدنام کرنے کے لئے جو کوششیں وہ سالہا سال سے کر رہے تھے۔ آخر بے سود ثابت ہوئیں۔ اور ان کا یہ الزام کہ نبی کریم صلعم ابنیت مسیح کے مسئلہ کو سمجھ ہی نہیں سکے۔ اور اسے جسمانی رنگ پر محمول کرتے رہے بے بنیاد ہی نکلا۔ کیونکہ اگر اس مسئلہ کو روحانی رنگ میں لیا جائے تو پھر ہم سب خدا کے بیٹے ہیں۔ اور صرف حضرت مسیح کو ہی خصوصیت سے کیوں خدا کا بیٹا سمجھا جائے۔ یہاں متعصب پادریوں کو مبارکباد دیتے ہیں محمد صلی اللہ

علیہ وسلم اور ان کے مذہب کو تباہ کرنے کی کوششیں یہ برسوں سے کر رہے تھے۔ تباہ کرنا تو درکنار جو تیر یہ دوسروں پر چلا رہے تھے وہ انہی کی طرف واپس ہو گئے اور ریشنلزم کلیسیا کے مذہب کو تہ و بالا کر رہا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ اخبارات نے انکے الفاظ کی صحیح ترجمانی نہیں کی۔ تو پھر بھی یہ الفاظ ایک دن سچ ہو جائیں گے اور قرآن اور اسلام کی کامیابی ہوگی۔ کیونکہ سچائی دنیا کی مخالفت اور ڈاکٹروں کی رائے سے بہت زیادہ طاقت رکھتی ہے صداقت آخر ضرور غالب آجائیگی اس حالت میں ان متعصب پادریوں کو افسوس نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ ہر روز دنیا نئے سرے سے شروع ہوتی ہے۔ اور ہر صبح جو طلوع ہوتی وہ دنیا کو نیا پاتی ہے +

رازِ حیات یا انجیلِ عمل

مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام امام مسجد ووکنگ انگلستان

نقصان ترقی تنزل انسان کے اپنے ہی اعمال کے نتائج ہیں حقیقت تقدیر۔ یورپ کی موجودہ ترقی قوت عمل کا نتیجہ ہے مومن اور مسلم میں فرق علوم جدیدہ کی حقیقت مسلمان سلطنتوں کے مٹ جانے سے اسلام پر حرف نہیں آسکتا۔ کیونکہ وہ قرآنی تعلیم سے انحراف کا نتیجہ ہے یورپ کی جنگ عظیم کی بنا کمرشلیزم تھی نہ کہ حقوق انسانی کی حفاظت۔ علماء کے لئے ضروری ہے کہ واقعات حاضرہ پر از روئے قرآن روشنی ڈالیں حقیقت عبادت و دعاء کسی بزرگ کی اولاد ہونا ہی اسے مقرب الٰہی نہیں بنا سکتا انسان اپنی کوششوں سے ہی خدا کا مورد فضل بنتا ہے۔ موجودہ بیداری۔ عدم تعاون کا وہی پہلو اختیار کرو جس کی اجازت قرآن دے۔ خدا کسی کو فدیہ۔ کفارہ یا سفارش پر کچھ نہیں دیتا۔ اسلام کی علت تمام قوائے مضمرہ کا نشو و نما پانا ہے۔ اگر ہماری غلط کاریاں ہمارے اختیار اور رضامندی سے نہیں ہوئیں تو پھر خدا کا میزان عدل کچھ معنے نہیں رکھتا۔ خدا نے ہمارے لئے گنہگار زندگی پسند نہیں کی تقدیر نام حدود اللہ کا ہے۔ قدرت تامہ نے اسباب اور نتائج کا رشتہ دنیا میں قائم کر دیا ہے جو علمی تحقیقات کا محرک ہوتا ہے خدا انسان کو قوت ارادی و تمیز عطا کر کے ایک دستور العمل بھی دیتا ہے پھر انسان اپنے قدم اٹھانے کے مطابق اچھے یا بُرے نتائج مرتب کرتا ہے +

ہدایت اور ضلالت کی تقسیم پہلے ہی سے نہیں ہو چکی ہمارا اپنا عمل ہمیں صحیح یا غیر صحیح راہ پر لیجائیگا۔ کوشش کے بغیر انسان کو کچھ نہیں ملسکتا مسلمانوں کے پاس دولت یا اسباب نہیں تو نہ سہی۔ اگر ان میں جذبہ عمل موجود ہے اور اپنے قویٰ کا صحیح استعمال کریں تو کل دنیا ان کا وطن ہے حجم ۲۸۴ صفحات $\frac{20 \times 30}{16}$ تقطیع قیمت عہ

درخواستیں بنام منیجر مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور آنی چاہئیں

گوشوارہ آمد و خرچ بابت ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۹۲۲ء

متعلق مسلم مشن ووکنگ (انگلستان)

بابت دفتر ہندوستان و ووکنگ (انگلستان)

نقشہ آمد مشن ہندوستان و انگلستان

تفصیل آمد	نمبر وار تفصیل	رقم آمد در ہندوستان — پائی	آنہ	روپیہ	رقم آمد در انگلستان — پنس	شلنگ	پونڈ	نمبر وار تفصیل
امداد مشن	نمبر ۱	۹	۴	۱۸۰۸	۶	۱۰	۱۰۹	نمبر ۳
قیمت رسالہ اسلامک ریویو	نمبر ۲		۳	۳۰۰۷	۵	۱۵	۲۴۷	نمبر ۴
کتب خانہ	×	×	×	×	۱۰	۱۳	۳۷	
میزان کل		۹	۷	۴۸۱۵	۹	۱۹	۳۹۴	

دستخط
آنریری فنانشل سکریٹری ووکنگ مسلم مشن در ہندوستان

دستخط
محاسب مسلم مشن در انگلستان

نقشہ اخراجات مشن در ہندوستان و انگلستان بابت ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۹۲۲ء

تفصیل خرچ	نمبر وار تفصیل	رقم خرچ در ہندوستان — پائی	آنہ	روپیہ	رقم خرچ در انگلستان — پنس	شلنگ	پونڈ	نمبر وار تفصیل
خرچ ووکنگ مشن	نمبر ۵	۳	۳	۴۶۸۳	۷	۷	۱۱۱	نمبر ۷
خرچ اسلامک ریویو	نمبر ۶	—	۳	۱۰۳۰	۲	۵	۱۹۴	نمبر ۸
کتب خانہ	×	×	×	×	۹	۶	۲۶	نمبر ۹
میزان کل		۳	۶	۵۷۱۳	۶	۱۹	۳۳۱	

دستخط
آنریری فنانشل سکریٹری ووکنگ مسلم مشن در ہندوستان

دستخط
محاسب مسلم مشن در انگلستان

نقشہ نمبر ۱ تفصیل آمد مشن در ہندوستان بابت ماہ مارچ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء

اسمائے معطی صاحبان	پائی	آنہ	روپیہ	اسمائے معطی صاحبان	پائی	آنہ	روپیہ
امداد مشن جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب لاہور	۹	۲	۲۴	امداد مشن جناب نذیر احمد صاحب امرتسر	۰	۰	۶
〃 〃 اہلیہ صاحبہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب لاہور	-	-	۲	〃 〃 خواجہ جمال الدین صاحب جموں	۰	۰	۲۰
〃 〃 خلیفہ محمد عبداللہ صاحب لاہور	-	-	۱	〃 〃 اہلیہ صاحب 〃 〃 〃 〃	۰	۰	۴
〃 〃 رضی الدین صاحب - لاہور	-	-	۲	〃 〃 نور غنی صاحب گوجرانوالہ	-	۰	۵
〃 〃 حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب	۰	۱۲	۵	〃 〃 شیخ خدا بخش صاحب مردان	۰	۰	۱۰
〃 〃 بابو محمد ابراہیم صاحب بھوانی	-	۰	۲	〃 〃 احمد خان صاحب حیدرآباد دکن	۰	۰	۲
〃 〃 فضل کریم صاحب پشاور	-	-	۶	〃 〃 احسان الحق صاحب میانوالی	-	۰	۵
〃 〃 زین العابدین صاحب مدراس	-	-	۱	〃 〃 تاج دین صاحب کالی کرچی	-	-	۵
〃 〃 مولوی الہ بخش صاحب مظفرگڑھ	۰	۵	۱	〃 〃 فضل الدین صاحب اکودیا	۰	۰	۵
〃 〃 منہاج الدین صاحب بھٹنڈا	-	-	۵	〃 〃 محمد امین الدین صاحب راولپنڈی	۰	۰	۱۰
〃 〃 مولوی غلام حسن صاحب اکاڑہ	۶	۱	۱	〃 〃 خواجہ عبدالغنی صاحب لاہور	۳	۱۵	۱
〃 〃 محمد حسین خان صاحب لدھیانہ	-	۱۲	۰	〃 〃 مولوی مصطفیٰ خان صاحب 〃	۰	۹	۰
〃 〃 کے انور علی صاحب نگر کنڈا	-	۰	۲	〃 〃 ماسٹر یعقوب خان صاحب 〃	۶	۱۰	۲
〃 〃 نامعلوم الاسم	۰	۰	۴۰	〃 〃 ایس فتح محمد صاحب پالاکول	۰	۰	۱۰
〃 〃 سید علی رضا صاحب	-	-	۵	〃 〃 مولوی دوست محمد صاحب	۳	۴	۰
〃 〃 مولوی عزیز بخش صاحب لاہور	-	۰	۳	〃 〃 غلام نبی صاحب ناتھہ	۰	۲	۰
〃 〃 مولوی عبدالحق صاحب	۰	۰	۴	〃 〃 غلام احمد خان صاحب	۰	۸	۰
〃 〃 ٹی محمد یوسف صاحب ٹمکور	-	-	۵	〃 〃 غلام محی الدین صاحب نقشبندی	۰	۱۴	۰
〃 〃 شیخ عبدالرحمن صاحب دہلی	۰	-	۱۰۰	〃 〃 شیخ عبدالمجید صاحب	۰	۰	۲
〃 〃 ایم علی احمد صاحب بہاولپور			۱۰	〃 〃 ماسٹر محمد رمضان صاحب	۰	۰	۱
〃 〃 قاضی خادم حسین صاحب بارہ بنکی	-	۰	۲	〃 〃 موسیٰ خان صاحب	۰	۰	۱
〃 محبوب علی صاحب فورٹ گوالیار	۰	۱	۲	〃 〃 غلام رسول خان صاحب	۰	۵	۰

نقشہ نمبر ۱ تفصیل آمد مشن در ہندوستان بابت ماہ مارچ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء

اسمائے معطی صاحبان	پائی	آنہ	روپیہ	اسمائے معطی صاحبان	پائی	آنہ	روپیہ
امداد مشن جناب مولوی محمد ایوب صاحب	-	۷	۸	امداد مشن جناب اہلیہ صاحبہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب	۰	۰	۲
״ ״ ״ ״ ״ تقریب ولادت دختر خورد	-	۰	۱	״ ״ ایس اے غنی قریشی نیچہ	-	۰	۲
״ ״ صدیق خان صاحب	-	۴	-	״ ״ سید عظمت اللہ صاحب رایدرگ	-	-	۶
״ ״ عبدالعزیز صاحب	-	۴	۰	״ ״ عبدالحق صاحب لائلپور	-	-	۴
״ ״ سید احمد بادشاہ صاحب جنوبی ارکاٹ	-	۰	۵۰۰	״ ״ نذیر احمد صاحب امرتسر	-	-	۳
״ ״ محمد اسلم خان صاحب برہ خان خیل	-	-	۶۰	״ ״ خلیفہ عبداللہ صاحب	-	-	۱
״ ״ ڈاکٹر غلام محمد صاحب لاہور	۳	۱۲	۱۰	״ ״ عبدالحق صاحب احمدی جہلم	۰	۰	۱۰
״ ״ رضی الدین صاحب	.	-	۲	״ ״ تاج الدین صاحب کالی کرچی	-	۰	۵
״ ״ عبدالغفار صاحب بھوپال	۰	۸	۲	״ ״ نور غنی صاحب گوجرانوالہ	۰	۰	۱۰
״ ״ فاطمہ بی بی صاحبہ لاہور	-	-	۱	״ ״ شیخ محمد حسین صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ	-	-	۲
״ ״ منشی عبدالوہاب صاحب اوکاڑہ	-	-	۲	״ ״ شیخ خدا بخش صاحب مردان	-	-	۱۰
״ ״ مولوی دوست محمد خان صاحب لاہور	-	۱۴	۱	״ ״ احسان الحق صاحب سیالوالی	-	۰	۵
״ ״ ڈاکٹر سید طفیل حسین صاحب لاہور	-	۰	۵	״ ״ مس میاں محمد صاحب بہاولپور	-	۰	۵
״ ״ منہاج الدین صاحب منٹگمری	-	۰	۵	״ ״ بابو محمد ابراہیم صاحب صوابی	-	۰	۱
״ ״ قاضی خادم حسین صاحب	-	۰	۲	״ ״ مرزا رحمت بیگ صاحب الاکنڈ	-	-	۵
״ ״ چوہدری غلام حسین صاحب اوکاڑہ	۶	۱	۱	״ ״ فضل کریم صاحب ابازئی پشاور	۰	-	۵
״ ״ مولوی الہ بخش صاحب مظفر گڑھ	۰	۵	۱	״ ״ خواجہ عبدالغنی صاحب	۳	۱۵	۱
״ ״ بنت جناب کنڈے خان صاحب سرینگر	-	-	۳۰	״ ״ ماسٹر یعقوب خان صاحب	۶	۱۰	۲
״ ״ جناب محمد یار رضا ناظم بہاول نگر بہاولپور	-	۰	۱۰	״ ״ مولوی مصطفی خان صاحب	۳	۱۵	۱
״ ״ ٹی محمد یوسف صاحب ٹمکور	-	۰	۵	واپسی پیشگی از مولوی لنگ جناب مولوی مصطفی خان صاحب منشی دوست محمد صاحب و منشی ظہور الحق کلرک	۶	۹	۷۵۲
״ ״ مولوی عزیز بخش صاحب لاہور	-	۰	۳				
״ ״ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب	۳	۱۵	۲	میزان کل	۹	۴	۱۸۰۸

نقشہ نمبر ۲ آمد اسلامک ریویو بابت ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۹۲۲ء در ہندوستان

	پائی	آنہ	روپیہ
قیمت رسالہ اسلامک ریویو از خریداران	۰	۵	۲۸۸۰
مفت تقسیم رسالہ اسلامک ریویو بہ تفصیل ذیل	۰	۱۴	۱۲۶
میزان	۰	۳	۳۰۰۷

اسمائے گرامی جنہوں نے مفت تقسیم اسلامک ریویو میں امداد فرمائی۔

	پائی	آنہ	روپیہ		پائی	آنہ	روپیہ
مفت تقسیم جناب حافظ عبدالباسط صاحب	.	.	۵	مفت تقسیم جناب محمد شہاب الدین صاحب			۱
" جناب عبدالعزیز صاحب	.	.	۱	" " ای ایس رحمٰن "	.	.	۱
" " محمد لطیف صاحب	.	.	۱	" " محمد فصیح الدین "	.	.	۱
" سی ایس اے وہاب صاحب	.	.	۱	" " ایم عبداللہ بیگ "	.	.	۱
" " عبدالوہاب صاحب	.	.	۱	" " محبوب علی "	.	.	۱
" " ایس ایم فاضل صاحب	.	.	۱	" " ایم ایس رحمٰن "	.	.	۱
" " اے لطیف خان صاحب	.	.	۱	" " محی الدین خان "	.	.	۱
" " عبدالباسط صاحب	.	.	۱	" " اسحاق حسین "	.	.	۱
				میزان کل	.	.	۲۰

نقشہ نمبر ۳ تفصیل آمدنی بابت ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۹۲۲ء در انگلستان

	پنس	شلنگ	پونڈ		پنس	شلنگ	پونڈ
رقوم گذشتہ	۲	۱۶	۵	خواجہ کمال الدین صاحب	.	.	۱
ایس حسن صاحب	۱۰	۳		آدم جی صاحب	.	۱۰	.
از بھوپال	.	۵	۹۲	.. .. معلوم الاسم	.	.	۱
ای لارنس	.	.	۱	مسٹر فوکاس	.	۱۳	.
داؤد شاہ صاحب	.	۱۰		سید جی-این شاہ	.	.	۱
خواجہ کمال الدین صاحب	۹	۱	۱[۵]				
داؤد شاہ صاحب	.	۱۰	.	میزان	۶	۱۰	۱۰۹

[۵] قیمت ظروف چینی جو فرنیچر کی مد میں دکھائے گئے ہیں۔

نقشہ نمبر ۲ تفصیل آمد اسلامک ریویو بابت ماہ مارچ و اپریل ۱۹۲۲ء در انگلستان

	پنس	شلنگ	پونڈ
فروخت رسالہ	۷	۱۴	۹۵
اعانت رسالہ بتفصیل ذیل	۱۰	۰	۱۵۲
میزان	۵	۱۵	۲۴۷

اسمائے گرامی اعانت کنندگان رسالہ اسلامک ریویو۔ رقم ۱۰ پنس ۰ شلنگ ۱۵۲ پونڈ در انگلستان

	پنس	شلنگ	پونڈ
ان کے نام پہلے آچکے ہیں لیکن یہ رقوم ماہ مارچ سے متعلق ہیں	۰	۱۰	۱۴
سی سٹرڈ	۰	۱۰	۰
رحمت اللہ	۰	۵	۰
یصو پال	۸	۵	۹۶
ڈاکٹر ابراہیم صاحب صوفی کلکتہ بمقصد روپیہ و دیگر رقوم مصری کینڈا	۱	۰	۷
جناب ای لارنس	۰	۲	۱
″ پروفیسر بلشا	۰	۱۰	۰
″ لیڈی علی بیگ	۰	۱	۱
″ ایم حسین صاحب مانچسٹر	۰	۱۰	۰
″ صلاح الدین پلیک	۷	۱۱	۰
″ داؤد شاہ صاحب	۰	۱۰	۰
″ عبدالغنی صاحب ٹرینیڈاد	۰	۱۰	۰
″ حمید خان صاحب ابوناس	۰	۱۰	۰
ینگ مسلم یونین	۰	۰	۱
″ ڈی۔ دی محمد عارف	۰	۱۰	۰
″ جمال الدین ایف ایم ایس	۰	۱۰	۰

	پنس	شلنگ	پونڈ
جناب ماسٹر یعقوب خان صاحب	۰	۰	۱
حضرت خواجہ کمال الدین صاحب	۰	۰	۱
معرفت ڈی ایم ایم انصاری	۰	۵	۶
جناب اے آر ایم ظہیر کولمبو	۰	۱	۱
″ تلسی داس صاحب منگرول	۰	۰	۵
معلوم الاسم	۰	۰	۱
جناب ایس قاسم صاحب	۰	۰	۱
″ ایم۔ اے کمال بیجا	۰	۰	۲
″ علی محمد صاحب ٹرینیڈاد	۰	۸	۰
″ ڈاکٹر او احمد کنیاں نعوں	۲	۲	۰
″ عبداللہ بن حسن ایف ایم ایس	۰	۱۰	۰
″ مسز این ایم ہاشم	۰	۰	۱
″ اے بی محمد علی صاحب	۶	۱۱	۶
″ بی۔ جے گفنی	۰	۱۰	۰
یہ رقوم مختلف سکوں کی ہیں جو انگریزی نہ تھے	۱۰	۱۷	۳
میزان	۱۰	۰	۱۵۲

دستخط خلیفہ عبدالحق

نقشہ نمبر ۵ تفصیل اخراجات مشن بابت ماہ مارچ اپریل ۱۹۲۲ء در ہندوستان

	روپیہ	آنہ	پائی
تنخواہ عملہ ہندوستان و انگلستان[۱]	۹۴۱	۴	۹
اخراجات سفر واپسی از ووکنگ بابت جناب مولوی مصطفیٰ خان صاحب و جناب مولوی دوست محمد خان صاحب	۶۱۲	۳	۰
تاریں حضرت خواجہ صاحب نے گذشتہ سفر برہما و جاوا سماٹرا میں مختلف مقامات میں دیں	۳۶	۶	۰
قیمت اشیاء جو ووکنگ روانہ کی گئیں۔ اس میں زیادہ تر فرنیچر ہے جو مشن کیلئے خریدا گیا۔	۲۵۱	۴	۰
پارچات خوشی محمد باورچی	۱۰۵	–	۰
تنخواہ " " ۵ ½ ماہ بحساب ۲۵ روپے ماہوار	۱۳۷	۱	۶
بابت ادائیگی بل پارچات وغیرہ جناب ماسٹر یعقوب خان صاحب (ہمراہ لوئر منسٹری ووکنگ)	۱۰۰	۰	۰
دفتر لاہور سے اخراجات مشن ووکنگ انگلستان کے لئے ڈرافٹ لاہور سے روانہ کیا گیا	۲۵۰۰	۰	۰
میزان کل	۴۶۸۳	۳	۳

[۱] ووکنگ کے ملازمین کی تنخواہ ووکنگ سے ہی برآمد ہو کر وہاں تقسیم کی جاتی ہے۔ بعض کے گھر یہاں دی جاتی ہے + سکرٹری

نقشہ نمبر ۶ تفصیل اخراجات اسلامک ریویو بابت ماہ مارچ اپریل ۱۹۲۲ء در ہندوستان

	روپیہ	آنہ	پائی
تنخواہ عملہ ہندوستان (بمعہ الاؤنس ایڈیٹر جو لاہور ادا ہوتا ہے۔ دو ماہ)	۸۲۶	۵	۶
ٹکٹ۔ کارڈ۔ لفافہ۔ سٹیشنری۔ چھپائی اپیل زکوٰۃ و کاغذ وغیرہ بابت دو ماہ بہ تفصیل ذیل	۲۰۳	۱۳	۹
میزان	۱۰۳۰	۳	۳

	روپیہ	آنہ	پائی
چھپائی ریویو از ہارڈنگ پریس لاہور	۲۵	۸	–
ٹکٹ۔ لفافہ۔ کارڈ	۱۰۹	۱۳	۹
سٹیشنری بلیو بلیک سیاہی وغیرہ	۱	۱۰	۶
کاغذ برون برائے ریویو ۶ ریم	۵۷	۰	۰
متفرق خرچ	۸	۶	۰
	۲۰۲	۵	۳
بقایا	۱	۸	۶

نقشہ نمبر ۷ اخراجات مشن بابت ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۹۲۲ء در انگلستان

اخراجات مشن در ووکنگ

تفصیل	پنس	شلنگ	پونڈ
فرنیچر	۱۱	۱۳	۲
متفرق	۶	۴	۵
تالیف قلوب	۶	۰	۲
عملہ اعلیٰ	۰	۰	۲۴
عملہ ادنیٰ	-	۰	۴
ریلوے بغرض تبلیغ و دیگر سفر علاوہ جمعہ	۰	۹	۲
سٹیشنری	۹	۱۹	۲
تار	۳	۴	۰
متفرق محصول	۲	۱۳	۲
ریلوے عملہ	۸	۱۶	۸
اخبارات	۶	۱	۰
ریلوے جمعہ ٹیوب	۷	۱۵	۰
سیزن ٹکٹ بغرض تدریس عربی کلیہ در لندن	۶	۱۹	۱
بجلی مرمت	۱	۱۱	۰
تنخواہ باغبان ۹ ہفتہ	۹	۸	۱۲
اخراجات غیر معمولی			
اخراجات متعلقہ غیر کابل	۰	۷	۸
طبع چٹھی بنام پیرس کانفرنس متعلق مسئلہ ارتداد	۰	۱۸	۲

پنس	شلنگ	پونڈ
۲	۳	۸۲

اخراجات مسلم ہوس در لندن بتفصیل ذیل

تفصیل	پنس	شلنگ	پونڈ
اخبارات	۰	۱۰	۰
کرایہ لکچر اتوار	۳	۸	۰
عملہ ادنیٰ	۸	۷	۱۰
اشتہارات و سرکلر	۱۰	۱۵	۱
فرنیچر	۲	۳	۱۳
متفرق	۰	۱۲	۰
ایٹ ہوم ریفرشمنٹ جمعہ و اتوار	۶	۷	۳

۵ — ۴ — ۲۹

کل میزان ۷ — ۷ — ۱۱۱

نقشہ نمبر ۸ تفصیل اخراجات اسلامک ریویو بابت ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۹۲۲ء در انگلستان

متفرق	۰	۱۴	۸
ٹکٹ	۳۶	۲	۹
طبع	۱۱۱	۱	۷
کاغذ	۲۲	۱۱	۰
بلاک	۵	۰	۰
سٹیشنری	۰	۱۵	۲
عملہ	۱۸	۰	۰
	۱۹۴	۵	۲

نقشہ نمبر ۹ تفصیل اخراجات کتب خانہ بابت ماہ مارچ و اپریل سنہ ۱۹۲۲ء در انگلستان

خریدگی کتب (جو دوسری جگہ سے خرید کر بھیجی گئیں)	۲	۹	۵
متفرق	۰	۵	۳
اخراجات طبع کتب	۱۷	۳	۱۰
کاغذ	۲	۲	۰
محصول	۳	۷	۴
سٹیشنری	۰	۱۸	۱۱
میزان	۲۶	۶	۹

دنیا کے مشہور شہدائے ثلاثہ

سقراط مسیح حسین

مصنفہ شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی

تفصیل مضامین باب (۱) دنیا کے مشہور شہدائے ثلاثہ باب (۲) سقراط باب (۳) مسیح باب (۴) حسین باب (۵) دنیا پر شہادت کا اثر یہ کتاب نہایت ہی قابل دید ہے ہر سہ شہدا کی شہادت کا علیحدہ علیحدہ تذکرہ کر کے پھر امام حسین علیہ السلام کے واقعہ شہادت پر روشنی ڈالی ہے قیمت ۸/

درخواستیں بنام مینیجر مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور آنی چاہئیں

تبلیغ اسلام

دعا ہے گونج اٹھے ہر طرف بانگ اذاں ہو کر — یہ لیجائے ہمارا شور کاش اللہ اکبر سے
عروج اسلام کا پھر ہو زمانے میں عیاں ہو کر — شکور اپنی تمنا ہے یہی اب جان و دل سے

یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم و اللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون
وھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین
کلہ ولو کرہ المشرکون ...... (الصف - ۱۰)

وہ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور خدا نو اپنے نور کو پورا ہی کرکے رہیگا گو منکر لوگ برا مانیں ۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا کہ اس کو سارے دینوں پر غالب کردے اور گو مشرک برا مانیں +

مندرجہ بالا آئتیں اسبات کی طرف اشارہ کر رہی ہیں کہ اسلام عالمگیر مذہب ہے اور اسلام کا غلبہ آخر کار تمام ادیان عالم پر ہوگا ۔ ان آیتوں سے ہمیں یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا ۔ خداوند تعالیٰ خود اس پاک مذہب کی حمایت کا وعدہ کرتا ہے ۔ اور اپنی ذات کو اس کا محافظ قرار دیتا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیا گیا کہ مخالفین اس کے خلاف طرح طرح کے منصوبے کرینگے لیکن وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوسکینگے +

اگر کلام مجید الہامی ہے اگر خداوند تعالیٰ لا تخلف المیعاد ہے ۔ یعنے اپنے وعدہ کے خلاف کرنیوالا نہیں تو پھر اسلام کو کسی بات کا خطرہ نہیں ۔ اسلام محفوظ ہے ۔ نہ اسلام مٹ سکتا ہے نہ اس کی تعلیمات مٹ سکتی ہیں ۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ ہمکو کیا کرنا چاہئے ۔ ہمیں اس میں شک نہیں کہ پروردگار عالم اسلام کی حمایت و حفاظت کا بیڑا اپنے ذمہ لیتا ہے لیکن انا لہ لحافظون کے ساتھ ہمکو اپنے فرض منصبی سے بھی آگاہ کرتا ہے ۔

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولئک

هم المفلحون ..... (آل عمران ۱۱) اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئیے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے۔ لوگوں کو نیک کام کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے اور یہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں"۔

و لینصرن اللہ من ینصرہ..... (الحج - ۶) "اور بے شک جو اللہ کی مدد کریگا اللہ اسکی مدد کریگا"

ان تنصروا اللہ ینصرکم..... (محمد - ۱) "اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا"۔ یعنے خداوند تعالے فرماتا ہے کہ اگر ہم اسلام کی حمایت اور حفاظت کے لئے کوشش کرینگے تو وہ دست اعانت ہماری طرف دراز کریگا۔ اور ہمکو کامیابی کی طرف لیجائیگا۔ لیکن اگر ہم اپنے فرائض سے غافل رہینگے تو پھر ہمارا کیا حشر ہوگا وہ ظاہر ہے۔

مغرب میں تبلیغ اسلام کی سخت ضرورت ہے۔ یورپ۔ انگلستان اور امریکہ آج تہذیب و تمدن کا گہوارہ اور تجارتی دنیا کا مرکز ہے۔ دنیا کی تمام قومیں وہاں پائی جاتی ہیں۔ انگریزی دن بدن مشترکہ زبان بنتی جاتی ہے۔ مخالفین نہایت سرگرمی سے اسلام کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں کتابیں۔ اخبارات و رسائل و ٹریکیٹ وغیرہ شائع کرتے ہیں۔ اور انہیں مفت تقسیم کرتے ہیں۔ اسلام کو وہ ایک ڈراونی چیز ظاہر کرتے ہیں۔ اور اس کے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں۔ تاکہ غیر مسلم اور نو مسلم انہیں پڑھکر اسلام سے بدظن ہوں ہمارے تعلیمیافتہ نوجوان بھی اسکے اثر سے محفوظ نہیں رہتے وہ بھی ایک حد تک متنفر ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے مشنری مغرب میں اعلٰی اسلام کی منادی کریں تو امید ہے کہ تمام غلط فہمیاں دور ہو جائینگی۔ اور لوگ اسلام کو اسکی اصلی صورت میں دیکھکر اس سے مستفیض ہو سکینگے +

اسلام عین فطرت کے مطابق ہے۔ اسلام فلسفہ اور سائنس کا مخالف نہیں ہے اسلام تحقیق کی اجازت دیتا ہے تعلیمات اسلام عام فہم اور قابل عمل ہیں۔ اگر معلوم کرنا ہو کہ اسکی تعلیمات پر عامل ہو کر ایک قوم کس طرح ترقی کر سکتی ہے تو تاریخ اسلام کی صفحہ گردانی کیجئے +

مغرب میں لوگ عیسائیت سے بیزار ہو چکے ہیں۔ وہ ایک ایسے مذہب کی تلاش میں ہیں جو عین فطرت کے مطابق ہو۔ اور اسکی تعلیمات عام فہم۔ قابل عمل اور زمانہ حال

کی ضروریات کے مطابق ہوں۔ آج میدان ہمارے لئے خالی ہے۔ کامیابی ہمارے ساتھ ہے اگر ہم غفلت کرینگے اور اس نادر موقع کو ہاتھ سے جانے دینگے تو یاد رکھو کہ مدت دراز تک ہمکو اس کا خمیازہ اٹھانا پڑیگا۔ اور کل روز قیامت میں احکم الحاکمین کے سامنے جوابدہ ہونگے ہمارے بزرگان کرام اشاعت و تبلیغ مذہب کے لئے اپنا خون پانی کر دیتے تھے۔ آج وہی کام ہم گھر بیٹھے کر سکتے ہیں۔ صرف زبانی اور مالی تائید کی ضرورت ہے۔ دیکھیں کسے یہ سعادت نصیب ہوتی ہے ؎

بکوشید اے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

بجنبید از پے کوشش کہ از درگاہ ربانی
ز بہر ناصرانِ دین حق نصرت شود پیدا

اگر دست عطا در نصرت اسلام بکشائید
ہم از بہر شما تا کہ بدقدرت شود پیدا

رسالہ اشاعت اسلام کے اپریل نمبر میں یہ خبر پڑھ کر بڑی مسرت کی کوئی انتہا نہیں رہی۔ کہ اس سال انجمن اشاعت اسلام کے ماتحت دو نئے مشن امریکہ اور جرمنی (پرشیا) میں کھولے جانیوالے ہیں۔ اور حضرت مولوی صدر الدین صاحب اس کے صدر ہونگے حضرت خواجہ کمال الدین صاحب جن اصول پر ووکنگ مشن چلا رہے ہیں۔ اگر ان کو یہاں بھی مد نظر رکھا گیا تو انشاء اللہ کامیابی یقینی ہے اور میدان ہمارے ہاتھ ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اشاعت اسلام کو مشترکہ کام سمجھ کر اور مذہبی اختلافات کو دخل نہ دے کر اس مجوزہ مشن کی امداد کریں تا کہ ہم بہت جلد مولانا ممدوح کی زیر سرکردگی مشن کو روانہ کر سکیں۔ اور باشندگان امریکہ و جرمنی کو یہ مژدہ سنا سکیں کہ ؎

اہل امریکہ و جرمن ہو مبارک اب تمہیں
لطف حق آنے کو ہے اور بے نقاب آنے کو ہے

وہ صدر دین وہ عالیجناب آنے کو ہے
خوشنما اسلام جسکے ہمرکاب آنے کو ہے

ان کے آنے سے تمہارے چھٹ جائینگے منکر کو
اک نئے جنبش سے تم پر انقلاب آنے کو ہے

حسرت اے کفار مژدہ اے گروہ حق پرست
کفر جانے کو ہے دین مستجاب آنے کو ہے

امید ہے کہ مسلم قوم بہت جلد اس مسئلہ کی اہمیت کو محسوس کریگی۔ اور دامے درمے قلمے مشن کی امداد دے کر عند اللہ ماجور ہونگے۔ انشاء اللہ بہت جلد ہم دیکھینگے کہ ؎

آرہی ہے قوم اپنا زر لٹانے کے لئے مومنوں کے ہاتھ الف بے زوال آنے کو ہے

وما توفیقی الا باللہ

موسیٰ ابراہیم ماہیت۔ رنگون

"مردے زندہ کیے جاتے ہیں"

(از قلم حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی)

اس مضمون کا عنوان حضرت مسیح کا وہ جواب ہے جو آپ نے یوحنا کے استفسار پر دیا جو اس وقت قید میں تھا "کہ آنیوالا تو ہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ دیکھیں (متی باب ۱۱ آیت ۳) اس کا جواب بالکل صاف تھا۔ حضرت مسیح کے دل میں بھی ان الفاظ کے متعلق کوئی شک وشبہ نہ تھا اور نہ یوحنا ہی ان سے کوئی اور مطلب نکال سکتا تھا۔ اگر اس پر مزید روشنی کی ضرورت تھی تو وہ بھی حضرت مسیح کے جواب نے بہم پہنچا دی۔ "اور غریبوں کو خوشخبری سنائی جاتی ہے" (متی باب ۱۱ آیت ۵) اس لئے انجیل کی تعلیم کے ذریعے ہی حضرت مسیح مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ اور آپ کی زندگی کا مقصد بھی یہی تھا۔ آپ قبروں سے مردوں کے ڈھانچوں کو نکال کر ان میں جان ڈالنے اور اسی قسم کے تماشوں سے لوگوں کے دلوں میں وحشت پیدا کرنے نہیں آئے تھے۔ بلکہ آپ تو روحانی مردوں میں ایک نئی زندگی پیدا کرنے کیلئے تشریف لائے تھے اگر آپ کے پیروں میں سے اس حقیقت کے متعلق کسی کے دل میں شک ہے۔ تو وہ حضرت مسیح کے ہی الفاظ پر غور کرے "یسوع نے اس سے کہا قیامت اور زندگی تو میں ہوں جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہیگا اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ ابد تک کبھی نہ مریگا (یوحنا باب ۱۱ آیت ۲۵، ۲۶) حضرت مسیح کے الفاظ مردے زندہ کیئے جاتے ہیں پڑھنے والے کے دل میں کسی شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں چھوڑتے۔ اس پر بھی انسان کی سریع الاعتقادی بازی لے گئی اور حضرت مسیح کے سادہ الفاظ سے جن کی تشریح نہایت صفائی سے آپ نے خود ہی کر دی۔ عجیب وغریب حکایات اور قصے تراش لیئے گئے۔

متی کی انجیل مردوں کے دوبارہ اٹھنے کی ایک آدھ مثال پر ہی اکتفا نہیں کرتی بلکہ ایک ایسی

نرالی حکایت درج کردی ہی جس کا دوسری انجیلوں میں کہیں ذکر نہیں۔ یہ حکایت حضرت مسیح کے صلیب پر چڑھائے جاتے کے متعلق ہی۔ سادہ لوح انسانوں کی تسلی نہیں ہوتی جب تک وہ کسی بڑے آدمی کی موت کے ساتھ کسی معجزے کا تعلق نہ دیکھیں۔ متی اپنے قارئین سے زود اعتقادی کا بھاری مطالبہ کرتا ہے۔ شاید اس کتاب کو لکھتے وقت وہ بھول گیا تھا کہ اسمیں بچوں کیلئے کہانیاں نہیں لکھ رہا بلکہ لوگوں کے لئے روحانی حقائق درج کر رہا ہے اسی معاملہ پر لکھا ہے۔ "اور قبریں کھل گئیں اور بہت سے جسم ان مقدسوں کے جو سو گئے تھے جی اُٹھے اور اس کے جی اٹھنے کے بعد قبروں سے نکلکر مقدس شہر میں گئے اور بہتوں کو دکھائی دیئے (متی باب ۲۷ آیت ۵۲ و ۵۳)

آخری الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ محض ایک خیالی بات تھی جسے لوگوں نے کچھ عرصہ گذرنے کے بعد ایک امر واقعہ سمجھ لیا۔ کیونکہ ان مقدس اشخاص کا قبروں سے اٹھ کر نکلنا تو ایک طرف بلکہ ہزاروں برس کے بعد شہر میں آنا ایک ایسا نظارہ تھا جو تمام لوگوں میں ایک گہرا اثر پیدا کرتا۔ بہرحال اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعد کی حکایات نے حضرت مسیح کے صاف الفاظ مردے زندہ کئے جاتے ہیں کی نہایت مضحکہ انگیز تشریح کرلی +

ان الفاظ کی حقیقت کو قرآن کریم نے نہایت واضح طور سے بیان کیا ہے۔ قرآن کریم کو دیگر کتب مقدسہ پر ایک فضیلت یہ بھی ہی کہ روایات اور احادیث نے اسکے اصلی الفاظ کی پاکیزگی پر کوئی اثر نہیں ڈالا۔ اور ہم نہایت آسانی سے انکی تشریح کرسکتے ہیں۔ انجیل کی طرح ہمارا راستہ تکالیف سے پر نہیں جسمیں حقیقت کو بعد کی حکایات اور غلط بیانیوں سے تمیز کرنے میں بہت سی دشواریاں پیش آتی ہیں۔ قرآن کریم بھی حضرت مسیح کی زبان سے وہی الفاظ کہلاتا ہی جو آپنے یوحنا کے جواب میں کہے تھے واحی الموتیٰ باذن اللہ (اور خدا کے حکم سے مردوں کو زندہ کردوں) +

حضرت مسیح کے ان الفاظ کو سمجھنے کیلئے ہم قرآن کریم کی اور آیات کو بھی لیتے ہیں جو نبی کریم صلعم کے متعلق آئی ہیں۔ عرب کی حالت میں جس تبدیلی سے تمام دنیا پر اثر پڑتا تھا اسکی طرف قرآن کریم ان الفاظ میں اشارہ کرتا ہے۔ اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا

ترجمہ۔ جانتے رہو کہ اللہ زمین کو اس کے مرے بعد جلا اٹھاتا ہے +

ایمانداروں اور جاہلوں کا مقابلہ ذیل کی آیت میں کیا ہے۔

اومن کان میتاً فاحیینہ وجعلنا لہ نوراً یمشی بہ فی الناس کمن مثلہ فی الظلمٰت لیس بخارج منہا۔ **ترجمہ**۔ کیا ایک شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اسمیں جان ڈالی۔ اور اس کو ایک نور عطا فرمایا۔ جس کی مدد سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جس کا حال یہ ہے کہ اندھیروں میں پڑا ہے۔ وہاں سے نکل نہیں سکتا (الانعام ع ۱۴)

یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم

ترجمہ مسلمانوں جب رسول تم کو ایسے دین کی طرف بلاتے ہیں جو تم میں نئی رُوح پھونکتا ہے، تو تم اللہ اور رسول کا حکم بگوش دل سنو اور مانو (الانفال رکوع ۲)

قرآن کریم میں اسی قسم کی اور بہت سی آیات ہیں لیکن میں مندرجہ بالا پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مردے زندہ کرنے سے حضرت مسیح کا وہی مُدعا تھا جو قرآن میں نبی کریم صلعم کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے کہ آپ کی بعثت مردوں کو زندگی دینے کے لئے ہوئی اور جس نے آپ کی ہدایت پر عمل کیا۔ اس نے وہ زندگی حاصل کر لی۔ اسی لئے قرآن کریم کو روح کہا گیا ہے۔ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ انجیل کی طرح قرآن میں نبی کریم صلعم کے متعلق کسی ایسی عجیب و غریب روایت کا ذکر نہیں جو مندرجہ بالا آیات کے مفہوم کو شک میں ڈال دے اس کے برعکس احادیث میں نبی کریم صلعم کے اقوال کو نہایت سچائی سے درج کیا گیا ہے جو مضمون زیر بحث پر مزید روشنی ڈالتی ہیں۔ آپ نے فرمایا انا الحاشر الذی یحشر الناس علیٰ قدمی۔ آپ نے رُوحانیت کے ذریعے جو نئی زندگی بخشی وہ صرف صحابہؓ یا کسی قوم اور نسل تک ہی محدود نہ تھی بلکہ وہ تمام لوگوں کے لئے تھی۔ یہ رُوحانی زندگی جو نبی کریم صلعم نے پیدا کی۔ اسکی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ یہ کوئی معمولی تبدیلی نہ تھی۔ اس تبدیلی نے کُل کی کُل قوم کو قعر مذلّت سے تہذیب کے بلند مقام پر پہنچا دیا۔ اور ان لوگوں کو بتوں کی پوجا اور توہم پرستی سے نکال کر وحدانیت کا شیدا بنا دیا تیرا محجوروں کی اس قوم میں

منشیات سے نفرت پیدا کر کے ان میں پرہیز گاری پیدا کر دی - اور مختلف قبائل میں جو ہمیشہ ایکدوسرے سے برسر پیکار رہتے تھے - عدیم المثل یگانگت کو قائم کر دیا - وہ قوم جسے اپنی جہالت پر فخر تھا - اسے سائنس اور علوم و فنون کا علمبردار بنا دیا - تیئیس سال کے قلیل عرصہ میں اس مردہ قوم کو از سر نو زندہ کر دیا - دنیا اسی قسم کی ایک نئی زندگی کے انتظار میں ہے اور وہ زندگی پھر اسی ذریعہ سے پیدا ہوگی +

خط و کتابت

(از محمد یعقوب خان صاحب صنابی - بی ٹی)

اس خط کی نقل جو مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۱ء لیسٹر ڈیلی مرکری کے ایڈیٹر کو لکھا گیا + مترجم

جناب عالی!

آپ نے اپنے اخبار مورخہ ۵ - ۷ - اور ۹ دسمبر کی اشاعت میں مسائل جہاد کے عنوان سے چند ایک معاملات پر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے جس سے بڑی غلط فہمی پھیلنے کا احتمال ہے اسلئے کیا آپ مجھے ازراہ کرم اپنے اخبار میں اس معاملہ پر روشنی ڈالنے کی اجازت دینگے +

میجر ڈیوی کا لکچر جو دیگر پہلوؤں سے تو ہر طرح دلچسپ اور معلومات سے پُر تھا لیکن نبی کریم کے متعلق مندرجہ ذیل الفاظ کہکر حقیقت کو ظاہر کرنے سے قاصر رہا - کہ آپ بعض اوقات ظلم کرتے تھے مکاری سے کام لیتے تھے اور شہوت رانی کے عادی تھے - میں آپ کے بیشمار قارئین پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میجر ڈیوی کی یہ رائے درست نہیں اور تاریخ میں اس کا ثبوت کہیں نہیں ملتا - جو کوئی نبی کریم صلعم کی زندگی سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہے اسے علم ہوگا کہ وحی نازل ہونے سے بہت پہلے بلکہ اوائل عمر میں ہی آپ کی دیانتداری راستبازی اور نیکی کی اس قدر شہرت تھی کہ لوگوں نے آپ کو امین کا خطاب دے دیا تھا - آپکے پاس امانتیں رکھوائی جاتی تھیں - یہاں تک کہ جب تمام مکہ آپکے خلاف ہوگیا - تو اس وقت بھی کئی ایک

امانتیں آپ کے تحفظ میں تھیں۔ اور جب دشمنوں نے آپ کو قتل کرنے کی غرض سے گھر کا محاصرہ کر لیا تو اس وقت آپ کو ذاتی خطرہ کی چنداں پرواہ نہ تھی اور آپ کو یہی فکر تھا کہ لوگوں کی امانتیں کسی طرح ان تک پہنچ جائیں۔ کیونکہ علے الصباح آپ نے مدینہ کی طرف چلے جانا تھا۔ اس حالت میں لوگوں کو اپنی امانتوں کے متعلق خطرہ پیدا ہو جانے کا احتمال تھا۔ اسلئے آپ نے حضرت علیؓ کو بلوا بھیجا اور تمام امانتیں ان کے سپرد کر دیں تا کہ وہ انہیں صبح جائز وارثوں کو پہنچا دیں۔ اس نازک حالت پر غور کرو۔ آپ کی جان خطرے میں ہے لیکن اس خطرہ میں بھی آپ کو اپنی عزت زندگی سے زیادہ عزیز ہے۔ کیا ایسے انسان کو بروئے انصاف مکار کہہ سکتے ہیں؟ اب ہم دوسرے اعتراض کو لیتے ہیں جو آپ کو ظالم قرار دیتا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ نبی کریم صلعم اور آپ کے صحابہ کو نہایت دردناک اذیتیں پہنچائی گئیں۔ ایک موقعہ پر ایک صحابی کے ہاتھ اور پاؤں چار اونٹوں کے ساتھ باندھ دیئے اور ہر ایک کو مختلف سمت کی طرف دوڑا دیا۔ اس طرح ان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کٹ گئے متواتر کئی سال تک انہیں اس قسم کی تکالیف پہنچائی گئیں۔ اسلئے مجبوراً انہیں اپنا گھر بار چھوڑ کر کسی دوسری جگہ پناہ لینی پڑی۔ وہاں بھی ان کو چین نہ لینے دیا اور اہل مکہ اس نئی تحریک کو تباہ کرنے کے لئے متواتر حملے کرتے رہے لیکن وہ وقت بھی آگیا جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم جس نے ایک وقت جلاوطنی اختیار کر لی تھی اور جسے لوگ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور ہر قسم کی تکالیف پہنچاتے تھے آخر مکہ کا بادشاہ بن گیا۔ اس وقت تمام دشمن اس کے رحم پر تھے۔ نبی کریم صلعم نے اس موقعہ پر ان سے کیا سلوک کیا۔ سب کو عام معافی دیدی۔ کیا ایسے انسان پر ظلم کا الزام لگانا قرین انصاف ہے؟

ایک دفعہ عید کے موقع پر نبی کریم صلعم اپنے دو نواسوں کے ہمراہ عید گاہ کی طرف تشریف لیجا رہے تھے۔ رستہ میں آپ کو ایک بچہ ملا جو اکیلا اور بہت غمگین معلوم ہوتا تھا۔ آپ نے پوچھا تم عید گاہ کی طرف کیوں نہیں جاتے۔ بچے نے جواب دیا میرا باپ فوت ہو چکا ہے۔ مجھے

اٹھانیوالا کوئی نہیں۔ آپ نے فرمایا میں تمہارا باپ ہوں اور تمہیں اپنی گود میں اُٹھا کر عیدگاہ لیچلتا ہوں۔ صحابہؓ میں سے کسی نے ایک کتے کو پیاس کی شدت سے کنوئیں کے نزدیک گیلی مٹی چاٹتے ہوئے دیکھا۔ پانی نکالنے کیلئے کوئی چیز نہ پاکر اپنی پگڑی کے ساتھ چمڑے کا مشکیزہ باندھ کر پانی نکالا اور اس کتے کی پیاس بجھائی۔ اس کا علم جب نبی کریم صلعم کو ہوا تو آپنے فرمایا کہ مخلوق خدا کے ساتھ شفقت کرنے کے اس فعل نے اُسے جنّت کا حقدار بنا دیا ہے۔ ایک ایسا قلب جسمیں حیوانوں کے لئے اتنی محبّت ہو کیا وہ انسانوں کے ساتھ ظلم روا رکھ سکتا ہے +

اسلام سے پیشتر عرب لڑکیوں کے قتل کو بڑی عزّت کا موجب سمجھتے تھے میدان میں جاکر باپ ایک گڑھا کھودتا تھا اور اپنے ہاتھ سے چلاتے ہوئے بچے کو گڑھے میں پھینک کر اسے مٹی سے پُر کر دیتا تھا۔ جب ایک ایسا واقعہ نبی کریم صلعم کے سامنے بیان کیا گیا تو آپ رو پڑے ایک دل جسمیں بنی نوع انسان کے لئے اتنی ہمدردی ہو کیا اسے ظالم کہنا ظلم نہیں +

آخر میں ہم شہوت رانی کے الزام پر غور کرتے ہیں۔ جوانی کی عمر میں جذبات جوش پر ہوتے ہیں یہی ایسا وقت ہوتا ہے جسمیں انسان کے جذبات اس پر قابو پا سکتے ہیں۔ پچیس سال کی عمر تک نبی کریم صلعم تجرد کی حالت میں گزارتے ہیں۔ اس عرصہ میں دوست و دشمن آپ کی پاکدامنی پر شاہد ہیں پچیس سال کی عمر میں آپ کسی جوان عورت سے شادی نہیں کرتے بلکہ ایک بیوہ سے شادی کرتے ہیں جو پندرہ سال آپ سے عمر میں بڑی ہیں تریپن سال کی عمر میں آپ ایک ہی بیوی کے ساتھ گزار دیتے ہیں۔ ایک انسان جو اس دراز عرصہ تک نہایت پرہیزگاری کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ کیا اس پر شہوت رانی کا الزام لگانا ایک عبث فعل نہیں ہے۔ اگر نبی کریم صلعم طاقت اور شوکت کے خواہاں تھے تو آپ یہ مقصد بغیر تکالیف اور مصائب کو اٹھاتے ہوئے حاصل کر سکتے تھے اور اہل مکہ ہی اہل مکہ یہ سب باتیں آپکے لئے مہیا کرنے کو تیار تھے۔ مگر شرط یہ تھی کہ آپ اس نئے مذہب کی اشاعت چھوڑ دیں۔ اگر آپ شوکت کے خواہاں ہیں۔ تو ہم آپ کو اپنا بادشاہ تسلیم

کرنے کو تیار ہیں ۔ اگر آپ کو مال و دولت کی خواہش ہے تو جسقدر آپ کہیں ہم دینے کو تیار ہیں ۔ اگر آپ خوبصورتی کے شائق ہیں تو جس لڑکی کی طرف اشارہ کریں وہ آپ کے قبضہ میں آسکتی ہے لیکن نبی کریم صلعم کیا جواب دیتے ہیں ۔

"اگر تم میرے اس ہاتھ میں سورج دیدو ۔ اور دوسرے ہاتھ میں چاند رکھ دو ۔ پھر بھی میں اس نئے مذہب کو نہیں چھوڑ سکتا جب تک کہ یہ کامیاب نہ ہو جائے ۔ گو اس کوشش میں مجھے اپنی جان بھی دینی پڑے" ۔ یقیناً یہ ایک نفس پرست انسان کا جواب نہیں ہو سکتا ۔

اب نبی کریم صلعم کی طرز رہائش پر نظر ڈالیں جب آپ تمام عرب کے روحانی اور دنیاوی بادشاہ تھے ۔ تو اس وقت کھجور کے پتوں کی چٹائی مٹی کی ایک صراحی اور ایک معمولی سا پلنگ آپ کے گھر کا تمام فرنیچر تھا ۔ کھانا پکانے کے لئے گھر میں کئی دن تک آگ تک نہ جلتی تھی اور تمام خاندان کھجوروں پر ہی گزارہ کرتا تھا ۔ کیا ایسے انسان کو شہوت پرست کہنا دیانتداری ہے ۔ بعض حالات ایسے پیدا ہو جاتے ہیں جب کثیر الازدواجی بمنزلہ ایک ضرورت کے ہو جاتی ہے ۔ مثلاً لڑائی کے بعد مردوں کی تعداد عورتوں کے مقابل بہت کم رہجاتی ہے ۔ عورتوں کی اس زیادتی کا کیا انتظام ہو سکتا ہے سوسائٹی کی موجودہ حالت میں ایک عورت اپنی معاش کیلئے کام کر سکتی ہے لیکن صرف روزی ہی ایک اہم شئے نہیں ۔ اگر اسے اکیلا چھوڑ دیا جائے تو بدکاری جیسی لعنت سوسائٹی میں پیدا ہو جائیگی ۔ انگلستان میں جہاں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے اور تعدد ازدواج کی ممانعت ہے یہی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں عملی طور پر اگر ایک سے زیادہ عورت سے ساتھ تعلق رکھنے کا نام کثیر الازدواجی ہے تو انگلستان میں اسلامی ممالک کی نسبت اس کا رواج زیادہ ہے ۔ جہاں ہزار میں سے شاید ایک ایسا آدمی ملتا ہے جس کی دو بیویاں ہیں ۔ ایک اسلامی ملک میں تعدد ازدواج کو قانوناً جائز سمجھا جاتا ہے خاوند اپنی بیویوں کے تمام اخراجات کا کفیل ہوتا ہے ۔ اور ان میں مساوات قائم رکھتا ہے جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ اپنے باپ کی جائداد میں جائز حقدار ہوتی ہے ۔ دوسرے ممالک میں جہاں کثیر الازدواجی کا رواج نہیں وہاں لوگ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور ان کی اولاد بھی ایسی ناجائز تعلق سے پیدا ہوتی ہے ۔ اسلئے کثیر الازدواجی گو معمولی حالات میں مناسب نہیں

لیکن بعض حالتوں میں سوشیل برائیوں کو روکنے کے لئے یہ ایک اہم ضرورت ہو جاتی ہے اس بات کو بھی نہیں بھولنا چاہئے کہ اسلام تعدد ازدواج کا حکم نہیں دیتا بلکہ بعض خاص حالات میں اسکی اجازت دیتا ہے۔ عام طور پر مسلمان ایک ہی شادی کرتے ہیں۔ اسی قسم کی ضرورتیں پیدا ہو جانے پر ترپن سال کی عمر کے بعد نبی کریم صلعم نے ازواج مطہرات کئے۔ یہ تمام عرصہ آپ نے ایک ہی بیوی کے ہمراہ گزار دیا۔ آپ کو صرف ان کی معیشت کا ہی فکر نہ تھا بلکہ آپ انکی عصمت کے محافظ بننا چاہتے تھے جو کہ اہل مشرق کی نگاہ میں عورت کا ایک بیہا جوہر ہے +

مجھے امید ہے کہ آپ کے منصف مزاج قارئین کو یقین آگیا ہوگا کہ نبی کریم صلعم کے متعلق جو غلط بیانی کی گئی ہے آپ کا کیرکٹر اس سے بہت بلند ہے۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ اخبار کے ایک چھوٹے سے مضمون میں اور زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ ورنہ میں نبی کریم صلعم کے اسوۂ حسنہ سے اور بہت سے جواہر ریزے ناظرین کے پیش کرتا +

اسلام میں جمہوریت

(از قلم جناب حفیظ محمد خان صاحب)

طلحہؓ نے جو خلافت کے لئے حضرت عثمانؓ کا مقابل تھا کہا لوگوں کی رائے پر فیصلہ ہے اور میں اس کے سامنے سر کو خم کرونگا۔ طلحہ عرب کا مایۂ ناز تھا اور وہ خلافت کا ایک سرگرم کارکن تھا۔ لوگ اسے عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اس کے شاندار ماضی نے اسے اسلام کا ایک رکن بنا دیا تھا۔ پولیٹیکل حیثیت میں وہ بلاشبہ حضرت عثمان کے مقابل پر تھا لیکن اس نے کبھی اپنے اثر کو کام میں لاکر لوگوں میں نفاق پھیلانے کی کوشش نہیں کی۔ اور نہ ہی اپنا مقصد حاصل کرنے کیلئے اس نے کبھی حضرت عثمان کی مخالفت کی حضرت عمرؓ نے اپنی وفات کے وقت اپنا ارادہ ظاہر کیا تھا کہ خلیفہ کا انتخاب عرب کے چھ مشہور و معروف آدمیوں میں سے ہو۔ جنمیں طلحہ اور حضرت عثمان بھی تھے تمام لوگ مسجد نبوی میں خلیفہ کو منتخب کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ تاکہ اپنی قسمتوں پر حکمرانی کرنے کیلئے

ایک ایسا شخص چُنا جائے جو ہر طرح قابل ہو۔ لوگوں نے حضرت عثمان کو ہی منتخب کر لیا اور جمہوریت اسلامی میں حضرت عثمان غنی کے نعرے بلند ہونے لگے طلحہ کسی کام کی وجہ سے وقت پر نہ پہنچ سکا۔ مدینہ میں آ کر اس نے دیکھا کہ لوگوں نے حضرت عثمان کو خلیفہ منتخب کر کے انہی کی اطاعت قبول کر لی ہے طلحہ نے بھی اطاعت قبول کر لی۔ حالانکہ وہ اس انتخاب پر نکتہ چینی کر سکتا تھا۔ کیونکہ وہ اس میں شریک نہ تھا۔ اگر وہ غصہ کا اظہار کرنا چاہتا تو وہ اپنے مقاصد میں ضرور کامیاب ہو جاتا۔ لیکن وہ سیدھا حضرت عثمان کے پاس چلا آیا اور کہنے لگا میں نے سنا ہے کہ لوگوں نے آپ کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ حضرت عثمان نے فوراً ان خیالات کو سمجھ لیا جو اس کے دل میں جوش مار رہے تھے آپ نے فرمایا۔ اگر تم میری اطاعت قبول نہیں کرتے تو میں اس عہدہ سے دست بردار ہو جاتا ہوں لیکن شریف النفس طلحہ نے فوراً جواب دیا ہرگز نہیں۔ لوگوں کا فیصلہ قطعی ہے ان کو آپ پر بھروسہ ہے میں اسی میں راضی ہوں طلحہ کے اس دانشمندانہ فعل کی اور بہت سی ایسی مثالیں خلافت کے اوائل زمانہ میں پائی جاتی ہیں۔ قرون اولیٰ کے مسلمان ان لوگوں کی بہبودی کو صد درجہ کی اہمیت دیتے تھے جن پر وہ دنیاوی اور روحانی رنگ میں حکمرانی کرتے تھے۔ گورنر کوفہ کے متعلق افواہ مشہور ہو گئی کہ وہ شراب پیتا ہے۔ ایک دن صبح کی نماز میں وہ امامت کے لئے کھڑا ہوا۔ دو رکعتوں کے بعد نشہ کی علامات اس سے ظاہر ہوئیں لوگوں نے اس کی شکایت خلیفہ سے کی۔ اس کی کوئی تسلی بخش وجہ بیان نہ کرنے کے سبب حضرت عثمان نے اسے سزا دے کر گورنری کے عہدہ سے برخواست کر دیا۔ ان واقعات کو موجودہ حالات سے کیا نسبت ہو سکتی ہے جہاں ظالم لوگ منتظموں کے لباس میں لوگوں کو محض اس بہانہ سے قتل کروا دیتے ہیں کہ سلطنت ان سے خطرہ میں ہے۔ اسلام میں ہر ایک شخص کو جو بدی کرتا ہے اس کے رتبہ کو بالائے طاق رکھ کر سزا دی جاتی ہے +

تصحیح سہو کاتب سے گذشتہ ماہ جون ۱۹۲۲ء کے اشاعت اسلام کے نمبر صفحات غلط لکھے گئے تھے۔ لہٰذا ناظرین کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ مہربانی کر کے ۳۴۱ کی بجائے ۲۴۱ سے شروع کر کے ۲۸۸ صفحے تک درستی کر لیں۔ مینیجر

پاک روایات

خطبۂ حجۃ الوداع

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی

ترجمہ۔ اب ہم نے تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کر چکے اور ہم نے تم پر اپنا احسان پورا کر دیا۔

سن ہجری کے دسویں سال میں عرب کا ہر ایک گوشہ نورِ اسلام سے روشن نظر آتا ہے توہم پرستی۔ بتوں کی پوجا اور سوسائٹی کی دیگر قبیح رسومات سب معدوم ہو گئی ہیں اور ان کی بجائے ایک نہایت اعلیٰ نظام قائم ہو گیا ہے۔ باطل دور ہو گیا اور سچائی غالب آ گئی جو دشمن تھے وہ اب دوست ہو گئے ہیں۔ الغرض عرب کا نقشہ اب بالکل بدل گیا ہے۔ حج کے موقعہ پر نبی کریم صلعم مکہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں ہجرت کے بعد آپ نے حج نہیں کیا۔ یہ آپ کا پہلا اور آخری حج ہے۔ اس تاریخی سالانہ مجمع میں عرب کے مختلف حصص سے لوگ اکٹھے ہوئے ہیں یہی مقام تھا کہ ایک وقت نبی کریم صلعم نہایت بیکسی کی حالت میں تھے آپ حج کے موقعہ پر ایک ایک خیمہ میں جا کر پیغام الٰہی سناتے تھے لیکن لوگ آپ کو روکر دیتے تھے۔ اب یہ بیشمار مجمع آپ کے ہمراہ ہے۔ اور ۴۰۰۰۰ زبانیں خداوند تعالیٰ کی عظمت بیان کرنے میں آپ کے ساتھ ہم نوا ہیں۔ لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ۔

عرفات کے میدان میں نبی کریم صلعم کا خیمہ نصب ہے۔ پچھلے پہر آپ اپنے اونٹ قصوا پر اپنا آخری پیغام دینے کیلئے سوار ہوتے ہیں۔ جس مقصد کیلئے آپ اس دنیا میں تشریف لائے تھے وہ پورا ہو چکا۔ اس بے نظیر موقع پر آپ نے نہایت اختصار کے ساتھ مذہب کی روح اور اپنی تمام زندگی کے نصب العین کو ظاہر کیا۔ جو خداوند تعالیٰ کی ربوبیت عامہ کے ماتحت اخوت انسانی کو قائم کرنا تھا۔ تمام عرب کی روئے زمین کا روحانی اور دنیاوی شہنشاہ تخت کی بجائے اپنے اونٹ پر بیٹھا ہے اور نیلگون آسمان کے سوا اس کے سر پر کوئی سائبان نہیں۔ وہ لاکھوں کے مجمع میں مساوات

انسانی کی تعلیم دے رہا ہے اور مذہب و ملت ذات اور رنگ کی تمام تفریقات کو مٹا رہا ہے عرب کو عجمی پر کوئی فوقیت نہیں اور نہ ہی عجمی عرب سے بلند درجہ رکھتا ہے۔ سب آدم کی اولاد میں سے ہیں اور آدم خاک سے پیدا ہوا۔ نبی کریم صلعم نے مرد اور عورت کے درمیان بھی کوئی خصوصیت نہیں رکھی اور دونوں میں مساوات قائم کر دی۔ آپ نے فرمایا۔ عورتوں کے ساتھ سلوک کرنے میں اللہ سے ڈرو۔ تمہارے عورتوں پر کچھ حقوق ہیں۔ اسی طرح عورتوں کے حقوق تم پر ہیں۔ غلام کو صرف آزاد کر دینا ہی کافی نہیں بلکہ آقا کو چاہیئے کہ اسے رشتہ اخوت میں منسلک کرے۔ اپنے غلاموں کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو۔ اور وہی کپڑا دو جو تم پہنتے ہو۔ اگر ایک حلقہ بگوش حبشی غلام بھی تم پر حکومت کے لئے مقرر کر دیا جائے تو تمہیں ضرور اسکی اطاعت کرنی ہوگی بشرطیکہ اس کا طریق عمل اللہ کی کتاب کے مطابق ہو۔ اسکے بعد آپ مجمع سے پوچھتے ہیں آج کیا دن ہے کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟ اور کیا یہ پاک مہینہ نہیں پس تمہارے لئے ایکدوسرے کا جان مال اور عزت ایسی ہی مقدس ہونی چاہیئے جیسا یہ دن یہ مہینہ اور یہ شہر مقدس ہیں۔ خبردار میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا۔ اور ایکدوسرے کو قتل نہ کرنا تمہیں اللہ کے سامنے حاضر ہو کر اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ اسی طرح کچھ اور نصیحت کرنے کے بعد آپ فرماتے ہیں کہ شیطان اس شہر میں دوبارہ اپنی پرستش قائم کرنے سے ناامید ہو چکا ہے۔ تم ادنے معاملات میں بھی اسکی پیروی نہ کرنا کیونکہ یہیں شیطان کی خوشنودی ہے۔ اللہ کی پرستش کرو۔ نماز قائم کرو۔ ایک مہینہ روزے رکھو۔ میری فرمانبرداری سے ہی تم جنت میں داخل ہو سکتے ہو۔ اس طرح نبی کریم صلعم نے اخوت انسانی کا سنگ بنیاد رکھ کر خونریزی کا دفیعہ کر دیا۔ اور اپنے پیرووں میں اللہ کی عبادت کے ذریعہ ایک پاک زندگی کی تلقین کی۔ آپ نے اس خطبہ کو جس کی یاد ہمیشہ تازہ رہیگی مندرجہ ذیل الفاظ میں ختم کیا۔ کیا میں اللہ کا پیغام پہنچا کر اس فرض سے سبکدوش ہو چکا ہوں۔ لاکھوں زبانوں سے صدا نکلی۔ ہاں نہایت احسن طریق سے آپ نے اس فرض کو سرانجام دیا ہے۔ نبی کریم صلعم نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرمایا۔ اے خدا تو گواہ رہنا۔ پھر مجمع کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میرا پیغام ان تک پہنچا دیں جو غیر حاضر ہیں۔

نبی کریم صلعم نے آخری پیغام نبی نوع انسان کو پہنچا دیا اور ابھی اونٹ پر ہی سوار تھے کہ

خداوند تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی +
الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی جس نے اس الوداعی پیغام پر مہر صداقت لگا دی +

مسلم دلچسپی کے مضامین ہمارے متعلق اُن کی کیا رائے ہے

(مندرجہ ذیل اقتباس جو قارئین کرام کے پیش نظر ہے اسے ہرحالت میں ہمارے خیالات کا آئینہ نہ سمجھا جائے +)

لارڈ ریڈنگ کا پیغام مسلم شکایات

(از قلم لارڈ میبسٹن کے ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی)

ٹرکی کے سوال پر لارڈ ریڈنگ کے تار کے اخلاقی اثر کو مد نظر انداز کر کے ہم کہ سکتے ہیں کہ اسمیں کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی ۔ اسمیں انتہا پسند ہندوستانی مسلمانوں کے مطالبات کو واضح طور سے بیان کیا گیا ہے ۔ بالفاظ دیگر اسمیں اس قیمت کا ذکر ہے جو وہ مسٹر گاندھی اور انکے انقلاب پسند ہندو رفقا سے علیحدگی اختیار کرنے پر طلب کرتے ہیں ۔ حال ہی میں جو خبریں ہندوستان سے موصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترک موالات کی موج رواں وہی جوشیلے لوگ ہیں جو خلافت کی تحریک میں شامل ہیں ۔ اگر اس غیر طبعی اتحاد کا خاتمہ ہوجائے تو ہندو شورش کے دفع کرنے کا کام بہت ہلکا ہوجاتا ہے ۔ اس نکتہ نگاہ سے ٹرکی کے ساتھ صلح کرنا بہت ہی مناسب ہے ۔ کیونکہ اس سے ہندوستان میں امن قائم ہوجائیگا ۔ اس صلح کی قیمت جو لارڈ ریڈنگ تجویز کرتے ہیں اس کا تصفیہ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ ہندوستانی مسلمانوں کے احساسات کے علاوہ وسعت نظری

کے ساتھ کریگی گو ان کے احساس کی اہمیت اس مسئلہ کے حل میں کتنی ہی کیوں نہ ہو +
یہ بہتر ہوگا کہ ہم مسلمانوں کے احساس کو سمجھنے کی کوشش کریں اور معلوم کریں کہ کن وجوہات سے چند سال کے عرصہ میں وہ اس قدر برگشتہ خاطر ہو گئے ہیں۔ ان کی تعداد چھ کروڑ ہے تعصب اور تعلیم نہ ہونے کے سبب وہ مذہبی معاملات میں فوراً جوش میں آجاتے ہیں جب سے ہندوستان کی سلطنت تاج برطانیہ کے ماتحت آگئی تو اس زمانے سے ہی مسلمانوں میں وفاداری کا چرچا رہا ہے۔ اسکی ایک وجہ یہ تھی کہ وہ ہندوؤں کے بالمقابل اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے ہم سے توقع رکھتے تھے۔ ایک بڑا سبب یہ بھی تھا کہ ٹرکی کے ساتھ ہمارے دوستانہ تعلقات تھے اور انہیں کرائمیا (   ) کی یاد تازہ تھی۔ گو وہ اپنے ہم مذہب سلطان کے زیر حکومت نہ تھے لیکن انہیں ایک ایسی عظیم الشان عیسائی سلطنت کی رعایا ہونے کا فخر تھا۔ جو اسلام کی سب سے بڑھ کر دوست تھی۔ اسی یقین پر وہ سلطان عبدالحمید کی جہاد کی تدابیر سے ہرگز متاثر نہ ہوئے۔ اور ینگ ٹرک پارٹی کی تحریک کا سدباب بھی آسانی سے ہو گیا لیکن اٹلی کے طرابلس پر حملہ کرنے سے حالات خراب ہو گئے اس کے بعد جنگ بلقان سے ٹرکی میں زوال رو پذیر ہو گیا۔ اور روس نے ایران پر ظلم ڈھانے شروع کر دیئے ان وحشیانہ مظالم میں ایک واقعہ ایسا ہے جسے کبھی کوئی مسلمان معاف یا فراموش نہیں کر سکتا۔ ہندوستانی مسلمانوں نے جب سمجھ لیا کہ ان کا کوئی اثر نہیں ان کے خیالات میں تبدیلی پیدا ہونے لگی۔ اور وہ ناراضگی کا اظہار کرنے لگے۔ دنیا کے ہر حصہ میں مسلمان پائمال ہو رہے ہیں۔ اور وہ ان کی کچھ امداد نہیں کر سکتے۔ ہندوستان میں بھی ان کی وفاداری کا کوئی صلہ نہیں اور ہندو۔ دولت۔ طاقت اور پولیٹیکل مراعات سے مالا مال ہو رہے ہیں وہ خیال کرنے لگے۔ کہ اس آسمان کے نیچے بیچارے مسلمان کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ اس طرح انکی بے چینی اور بڑھتی گئی۔ ان کے لیڈروں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ سیاسیات میں ہندوؤں سے ہرگز الگ نہیں رہینگے۔ اور ان کے ہمراہ ہوم رول کے لئے ایجیٹیشن جاری رکھینگے باوجود ان تمام امور کے مسلمانوں کو یقین تھا کہ برطانیہ اسلام کی تباہی کیلئے دیگر عیسائی سلطنتوں کے ساتھ سازش میں شامل نہیں۔ اسی یقین کی بنا پر وہ لڑائی میں ہماری امداد کرتے رہے

بھلا ایک مسلمان ترکی کو ہمارے مدمقابل دیکھ کر افسوس کرتا تھا۔ لیکن وہ جانتے تھے کہ جنگ کے خاتمہ پر پھر دیرینہ تعلقات قائم ہوجائیں گے۔ انہی واقعات پر ایک شیعہ مولوی نے کہا۔ یہ ہمارے لئے کسی خوشی کا موجب نہیں کہ سرزمین عراق پر مسلمانوں کا خون بہایا جارہا ہے لیکن ہم یہ اسلئے برداشت کرتے ہیں کہ ترکی کو اس کی بیوقوفی کی سزا ضرور ملنی چاہئے اور ہم جانتے ہیں کہ برطانیہ جسقدر طاقتور ہے اتنا رحم دل بھی ہوگا۔ درحقیقت تکالیف تو صلح کے بعد شروع ہوئیں۔ ہندوستانی مسلمان مکہ کی سیاسیات سے خوب واقف ہیں اور وہ شریف مکہ کے ساتھ ہمارے تعلقات سے ہرگز خوش نہیں وہ ایسے غدار اور باغی سمجھتے ہیں۔ شریف مکہ بھی ہماری عراق عرب کی پالیسی کو شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جب اس پوشیدہ صلحنامہ کی حقیقت کھل گئی جس کی رو سے قسطنطنیہ روس کو دینے کا وعدہ کیا گیا اور تھریس کی تقسیم عمل میں آئی تو ایک طوفان برپا ہوگیا۔ اس کے بعد حالات بہت خراب ہوتے گئے۔ ہم نے اپنے اور دشمنوں کے ساتھ توفراخ دلی سے سلوک کیا لیکن ترکی سے ہم نے انتقام لیا۔ صلح کی بجائے تمام تنگی کو روا رکھا۔ اور دوستی کی جگہ اسکی تذلیل کی۔ ہم نے کٹ پتلی کی مانند قسطنطنیہ میں ایک گورنمنٹ محض اس لئے قائم کی۔ تاکہ اس سے ایک نہایت حقیر عہد نامہ کیا جائے۔ ہم نے انگورہ کو بالکل نظر انداز کردیا جو حقیقت میں قومی مرکز تھا۔ اور نہایت بے عزتی سے اسکی تباہی کیلئے یونان کو برانگیختہ کردیا۔ پردہ اٹھ گیا اور ہماری اصلیت عیاں ہوگئی۔ ہم متعصب عیسائیوں کے رنگ میں ظاہر ہوگئے جن کے دلوں میں اسلام کے تنزل کا جوش موجزن ہے۔ یہ وہ زہر ہے جو علی برادران اور ان کے ساتھی عوام کے دلوں میں پھیلا رہے ہیں۔ خلافت کی تحریک بھی انہی امور کی اشاعت کرتی ہے۔ اور اس کا مقصد سلطان المعظم کو پھر اسی اقتدار پر بحال کرنا ہے۔ تاکہ وہ اسلامی دنیا کا روحانی خلیفہ کہلا سکے۔ ان امور نے ایک بڑی قوم میں بے چینی پیدا کردی ہے۔ جس سے ہندوستان میں ہماری تکالیف بہت بڑھ گئی ہیں۔ ان تکالیف کا حل ایسی شرائط پیش کرنے سے نہیں ہوسکتا۔ جو انتہا پسند جانتے ہیں کہ قبول نہیں کی جاسکتیں۔ ہم بیت المقدس سلطان کو نہیں دے سکتے۔ اور نہ اسکی سیادت حجاز کے شاہ حسین اور بغداد کے امیر فیصل پر قائم

کر سکتے ہیں محکوم اقوام پر ٹرکی کی بدعملی کو اور طول نہیں دیا جاسکتا۔ اور معاملات میں مراعات اور مصالحت ہو سکتی ہے سمجھ دار مسلمانوں سے جن کی ایک بڑی تعداد ہے۔ مصالحت کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم ٹرکی سے پھر دیرینہ تعلقات دوستی قائم کریں۔ اور ہندوستان کے مسلمانوں کو یہ احساس کرایا جائے کہ وہ ہندوستان کے باشندے ہیں۔ اور ان کا کسی موہوم اسلامی سلطنت سے تعلق نہیں موجودہ حالات میں یہ ہمارا فرض ہے اور بغیر ہماری امداد کے انہیں کامیابی کی اُمید نہیں

(سنڈے ٹائمز ۱۲ مارچ ۱۹۲۲ء)

لارڈ ریڈنگ کی فاش غلطی

گورنمنٹ اوف انڈیا مشرق میں اپنے دشمنوں کی نظروں میں حقیر ہو کر اب مغرب میں بھی اپنے دوستوں کے نزدیک یہی مقام حاصل کرنا چاہتی ہے۔ صلح ٹرکی کی نظر ثانی کے متعلق جو اعلان اس نے کیا ہے۔ وہ اس امر کی دلیل ہے کہ فسادی طاقتوں نے اسے نیچا دکھا کر اسکی علمداری پر ایک دھبہ لگا دیا ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کے مطالبات جنکی حمایت نہایت غلامانہ طور سے لارڈ ریڈنگ کرتے ہیں۔ اس سے دراصل یہ مراد ہے کہ مسلمانوں کو پھر کشت و خون کے حقوق دیئے جائیں جن کا مظاہرہ ہمیشہ سے ٹرکی کرتی رہی ہے ہمیں تھریس بیت المقدس اور عرب کو ترکوں کے حوالہ کر دینے کے لئے کہا جاتا ہے جہاں ان کی حکومت تہذیب اور انسانیت کے منافی رہی ہے ہم سے ترکوں کے مظالم کو پوشیدہ رکھنے کے لئے یہ قیمت لیجاتی ہے تا گورنمنٹ آف انڈیا کو اپنا قرض ادا نہ کرنا پڑے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہوم گورنمنٹ کا جواب حکام دہلی کی طرف یہی ہو گا کہ وہ ان ذلیل حرکات سے باز آجائیں۔ اور شورش و فساد کا اس دلیری سے مقابلہ کریں جس کی توقع اہل برطانیہ اپنی سلطنت کے نائبوں سے رکھتے ہیں ایسی وحشیانہ مخالفت کے مقابل نرم الفاظ استعمال کرنے سے انہوں نے ہندوستان کو بغاوت کی حد تک پہنچا دیا ہے، گورنمنٹ کے فرض اولین کو ترک کرنے سے وہ آبادی کی ایک بڑی تعداد کا اعتماد کھو بیٹھے ہیں۔ اور بہت سے دلیر انسانوں کی خدمات کو تباہ کر دیا ہے جنہیں نہایت محنت اور جانفشانی سے انہوں نے سرانجام دیا تھا۔ اب وہ اپنی کمزوری اور بزدلی کا بوجھ دوسروں کے کندھوں پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ اس رویکار کا جواب یہی ہونا چاہئے کہ

جو لوگ ہندوستان کی بہبودی اور انگلستان کی نیک نامی کے ذمہ دار ہیں انہیں فوراً تبدیلی واقع ہونی چاہیئے۔
(دی پال مال گزٹ ۹ مارچ ۱۹۲۲ء)

نبی کریم صلعم ایک مصلح کی حیثیت میں

(از قلم عبداللہ رعیف منزوک - بیروت شام)

عظیم الشان تاریخی انسان شدید مصائب کے راستہ سے اپنے مقصد کو حاصل کر کے فوراً ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ وہ طاقت جو انہیں محرک کرتی ہے اس کا علم حاصل کرنا محال ہے ہم صرف انہیں دیکھتے ہیں اور اپنی حیرت کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ کون نہیں جانتا کہ سامی دماغ میں مذہب کا حصہ بہت ہوتا ہے تین بڑے مذاہب اسلام یہودیت اور عیسائیت جو وحدانیت کی تعلیم دیتے ہیں۔ درحقیقت سامی الاصل ہیں۔ اور موخرالذکر کا گھر تو بیت المقدس اور شام ہے۔ لیکن اسلام عرب کے پاک شہر مکہ سے پیدا ہوا۔ چودہ سو برس پہلے عرب تفرقہ انگیزی کا شکار ہو رہا تھا۔ اس وقت روم اور فارس تہذیب کے اعلیٰ مقام پر تھے۔ عرب کی سوشل حالت ابتر ہو رہی تھی لڑائی ان کی ضروریات زندگی میں سے شمار ہونے لگی۔ اور ان کا ذریعہ معاش ہی جنگ کی غنیمت پر تھا اس حالت میں نبی کریم صلعم ۵۷۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش اپنے والد بزرگوار حضرت عبداللہ کی وفات کے بعد ہوئی۔ ابھی آپ چھ برس کے تھے کہ آپ کی والدہ انتقال کر گئیں۔ اور آپ کی پرورش کا ذمہ آپ کے دادا نے اٹھایا لیکن وہ بھی کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گئے۔ اور ان کے بعد ابو طالب نے آپ کو سنبھال لیا۔ ۱۲ سال کی عمر میں نبی کریم صلعم اپنے چچا کے ہمراہ ایک تجارتی قافلے کے ہمراہ دمشق تشریف لے گئے۔ پچیس سال کی عمر میں خدیجہؓ سے آپ نے شادی کی۔ اس کے بعد پندرہ سال کے عرصہ میں نبی کریم صلعم اپنے اوصاف حمیدہ اور اخلاق کی وجہ سے امین کہلانے لگے۔ اپنے قبیلہ کے مذہبی عقاید آپ کو پسند نہ آئے۔ آپ تنہائی پسند تھے اسلئے مکہ کے قریب ایک غار میں تشریف لیجایا کرتے تھے جہاں آپ پر وحدانیت کا اعلان کرنے کیلئے وحی نازل ہوئی۔ دنیا کی باقی بڑی تحریکوں کی مانند یہ نئی مذہبی تحریک بھی اوائل حالت میں کامیاب نہ ہوئی لیکن تھوڑے ہی

عرصہ میں کچھ لوگ سمیں شامل ہوگئے۔ اور یہ نہایت تیزی سے پھیلنے لگی نبی کریم صلعم اور آپکے پیروں کو
ایذائیں دی جانے لگیں۔ ان تکالیف سے آپ نے مدینہ میں پناہ لی۔ جہاں آپ کا استقبال اچھا ہوا
اور مدینہ کے بہت سے باشندوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اسلام کی اشاعت بتدریج ہوتی رہی
جب نبی کریم صلعم نے ۶۳۲ء میں وفات پائی تو اس وقت تمام عرب اسلام قبول کر چکا تھا
آپ کی وفات کے بعد اسلام دنیا کے چاروں طرف پھیل گیا۔ اسلام کی اس کامیابی کی
آخر کیا وجہ تھی۔ ایک سچے مسلمان کو ان پانچ ارکان پر قائم ہونا پڑتا ہے۔ اول توحید جسمیں یہ اقرار
کرنا ہوتا ہے کہ خدا ایک ہے اور محمد صلے اللہ وسلم اس کے نبی ہیں۔ اس کے بعد نماز روزہ اور زکوٰۃ
ہے جو ہر سال اپنے مال میں سے ۲½ فیصدی غربا میں تقسیم کیجاتی ہے۔ اور آخر میں حج ہے جو اپنی عمر
میں ایکدفعہ مکہ کی زیارت کرنے کو کہتے ہیں۔ اسلام صرف رسومات کا ہی نام نہیں صرف
ان رسومات کی وجہ سے اسلام نہیں پھیلا۔ اسلام کے پھیلنے کی وجہ تو
اس کے پیروؤں میں اخوت اور انصاف تھا۔ اسلام میں سب برابر ہیں۔ ایک مفلس انسان اور خلیفہٗ
وقت مسجد میں پہلو بہ پہلو کھڑے ہوتے ہیں۔ شاید یہ باتیں بہت سے لوگوں کے لئے بالکل نئی ہوں کیونکہ
یہ یورپین اور امریکن مصنفوں کی کتابوں میں نہیں پائی جاتیں۔ یہ مصنف اکثر اپنے مقصد
کے مطابق اسلامی خیالات کو بدل دیتے ہیں۔ بہت سی ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں جن سے یہ ظاہر
ہوتا ہے کہ یورپ اور امریکہ کے تعلیمیافتہ طبقہ میں اسلامی تعلیم کے متعلق غلط فہمی پھیلائی
جاتی ہے۔ اور انمیں اس خیال کی اشاعت کیجاتی ہے کہ اسلام تہذیب میں ایک روک ہے۔ اگر یہ
ایک امر واقعہ ہے تو اس دلیل کو تسلیم کر لینا چاہئے۔ وہ کہتے ہیں کہ اسلام تعدد ازدواج کو جائز
سمجھتا ہے اسلئے یہ تہذیب میں ایک روک ہے۔ اس مسئلہ کی موجودگی میں عورتوں کی عزت ناممکن ہے
مذہب اسلام میں درصل تعدد ازدواج نہیں۔ اس کے متعلق قرآن میں صرف یہ چند آیات ہیں
فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلٰث و ربٰع فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ
ترجمہ۔ اپنی مرضی کے مطابق دو دو اور تین تین اور چار چار عورتوں سے نکاح کر لو لیکن اگر تم کو اس
بات کا اندیشہ ہو کہ برابری کا برتاؤ نہ کر سکو گے تو اس صورت میں ایک ہی بی بی کرنا نبی کریم صلعم
ایک بڑے با اخلاق اور متحمل مزاج انسان تھے۔ آپ اس نئے مذہب کو نہیں چھوڑا اور آخر تک

اس پر قائم رہکر کامیابی حاصل کی۔ آپ کا ایمان اس قدر مضبوط تھا کہ جب لوگوں نے آپ کو مذہب چھوڑنے کے لئے کہا تو آپنے فرمایا۔ اگر وہ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور باتیں میں چاند رکھ دیں تو بھی میں خدا کے سچے مذہب کو نہیں چھوڑونگا۔

نبی کریم صلعم ایک بڑے عظیم الشان لیڈر اور مصلح وقت تھے عوام پر آپ کا اثر اس حد تک تھا کہ اگر آپ قرآن کی یہ آیت ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ نبی کریم صلعم علم اور سائنس کے بڑے حامی تھے۔ آپنے نہ صرف مردوں کو ہی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کہا۔ بلکہ عورتوں کو بھی اسکی تاکید کی۔ آپنے فرمایا ہر ایک مسلمان لڑکے اور لڑکی پر تعلیم حاصل کرنا فرض ہے۔ اگر چین میں علم ہو تو وہاں سے بھی حاصل کرو۔ آپ تعلیم کی ضرورت کو اس قدر محسوس کرتے تھے۔ کہ اسیران جنگ سے فدیہ لیکر رہا کرنے کی بجائے آپ انہیں دس بچوں کو لکھنا اور پڑھنا سکھا دینے کیلئے کہہ دیتے تھے۔ نبی کریم صلعم کا مذہب اور آپکے اقوال جیسا کہ بعض مصنف کہتے ہیں ضروریات زمانہ سے کسی طرح بھی پیچھے نہیں وہ تو ہر ایک زمانے کے لئے جدید معلوم ہوتے ہیں جس طرح تہذیب میں ترقی ہوتی جائیگی اسقدر ہمیں علم ہوتا جائیگا کہ نبی کریم صلعم نے دنیا کی کتنی خدمت کی ہے +

تنقید

روایاتِ اسلامی

اسلام کے عہد پارینہ کی داستان کتنی خوشنما ہے اسلامیوں کی شوکت و عظمت کا افسانہ کتنا نظر افروز ہے انکی ہمت و شجاعت حیدر مساوات عدل و انصاف حلم و عفو بذل و ایثار اور علوم و فنون کی کہانی کتنی دلکش ہے +

تاریخ ایک آئینہ ہے جسمیں قومیں اپنے اسلاف کی تصویر دیکھ کر انکی پاکیزہ زندگیوں سے سبق حاصل کرتی ہیں آج مسلمانوں کے زوال و انحطاط کا باعث بھی یہ ہے کہ انہوں نے ان اسلامی شعائر کو ترک کر دیا جو ان کا طرۂ امتیاز تھے +

"روایات اسلامی" انہیں حق پرستوں اور راستبازوں کی زندگی کے مختلف مناظر ہیں جنہیں علامہ شبلی نعمانی مرحوم علامہ شیخ محمد اقبال اور مولانا ظفر علیخاں نے اپنے سحر طراز اور حقیقت آفریں قلم سے صفحہ نظم پر نقش کر دیا ہے کتاب کی ابتدا میں تینوں حضرات کی عکسی تصویریں درج ہیں اور نہایت اعلی ولائتی کاغذ پر خوبصورت سرورق کے ساتھ چھپی ہے قیمت چھ آنے ہے۔ اور

ہندوستانی کتب خانہ کسان بلڈنگ لاہور سے مل سکتی ہے

غیبت اور عیب جوئی

وا ما ینزغنک من الشیطٰن نزغ فاستعذ باللہ

(اور اگر تم کو کسی طرح کا شیطانی وسوسہ گدگدائے تو خدا سے پناہ مانگ لیا کرو)

ویل لکل ھمزۃ لمزۃ (ہر شخص جو لوگوں کی عیب چینی کرتا اور ان پر آوازے کستا ہے اس کی بڑی تباہی ہے)

قرآن کریم بھی مندرجہ بالا الفاظ میں غیبت اور عیب جوئی سے منع فرماتا ہے بعض لوگ حسد کی وجہ سے دوسروں کی برائی کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ ایک شخص دوسرے کو دولت، رتبہ یا علم میں اپنے آپ سے زیادہ دیکھتا ہے اس لئے اس کے دل میں حسد پیدا ہو جاتا ہے۔ اس موضوع پر نبی کریم صلعم نے یہ بے بہا نصیحت کی۔ اگر تم کسی کو خوبصورتی اور دولت میں اپنے سے زیادہ دیکھتے ہو تو ان لوگوں کی حالت پر غور کرو جن کو ان سے کم حصہ ملا ہے۔ بسا اوقات ہم ایک ایسے شخص سے حسد کرنے لگجاتے ہیں جس سے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ بلکہ صرف وہ دنیاوی حالت و دولت میں ہم سے زیادہ بہرہ اندوز ہوتا ہے۔ ہم اپنے دل میں سوچتے ہیں کہ زید کیوں لکھ پتی ہو گیا جبکہ بکر نہایت مشکلات میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ اگر ہم اپنے ہمسایہ کو بعض باتوں میں بڑھا ہوا دیکھتے ہیں تو ہمارے دل میں غصہ پیدا ہوتا ہے۔ اور ہم اسکی نیت پر حملہ کرنے لگتے اور اس کے ذرائع پر حرف رکھتے ہیں۔ اس معاملہ پر ہم کسی کے سامنے بیان کرتے ہیں جو کسی اور سے ذکر کرتا ہے وہ آگے کسی اور کو ایک مبالغہ آمیز حکایت سناتا ہے اسطرح ایک معمولی سی بات کا پہاڑ بنتا ہے اور دوسرے کے چالچلن پر دھبہ لگجاتا ہے۔ حالانکہ وہ بالکل بیگناہ ہوتا ہے لیکن ایک شخص کے حسد کی وجہ سے وہ لوگوں کی نگاہ میں گر جاتا ہے۔

اکثر ہمارا ماحول ہماری تربیت کی کمی اور ہمارے کم درجہ میں رہنے کا باعث ہوتا ہے یہاں ہمیں اس امر کیطرف توجہ کرنی چاہئیے۔ کہ خدا نے تمام چیزیں انسان کے لئے یکساں پیدا کی ہیں خدا وند تعالٰی اسمعاملہ میں امیر غریب آقا و غلام سیاہ و سفید سب سے یکساں سلوک کرتا ہے سب ایک ہی قسم کا پانی استعمال کرتے ہیں۔ اور ہوا چاند سورج اور ستاروں سے یکساں مستفید ہوتے ہیں انسان نے

بہت سی اشیاء پر بیجا دعوے جمالیا ہے۔ یہ تمام دنیاوی تفوقات خدا کی پیدا کردہ نہیں بلکہ انسان نے خود پیدا کی ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے ہر ایک کو ایک ہی قسم کا جسم اور قوے عنایت فرمائے ہیں۔ جو ایک انسان کیلئے ممکن ہے وہ دوسرا بھی کر سکتا ہے۔ دنیا ارتقا کی مختلف منازل طے کر کے جس مقام پر آج پہنچی ہے۔ ہم اس نظام کو چند گھنٹوں میں درہم برہم نہیں کر سکتے۔ انسان اب محسوس کرنے لگا ہے کہ دوسرا انسان بھی اسی کی طرح ہے اور مذہب ملت اور رنگ کی تفوقات محض اتفاقی امور ہیں۔ وہ مذہب جو مساوات انسانی کا حامی ہے یہی تعلیم دیتا ہے مسجد میں اپنے درمیان سے ایک کو امام مقرر کر لیتے ہیں۔ امام کو منتخب کرنے میں مال و دولت یا رتبہ کا خیال نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک ایسے شخص کو امام بنایا جاتا ہے جس کی لوگ عزت کرتے ہیں۔ ہم کس طریق سے عبادت کرتے ہیں۔ کیا چند لوگ نرم مسندوں پر بیٹھتے ہیں اور باقی سخت لکڑی پر ہرگز نہیں۔ ہم سب آقا و غلام امیر و غریب خداوند تعالیٰ کے حضور میں پہلو بہ پہلو کھڑے ہوتے ہیں۔ اسلئے ہمیں یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہم سب ایک ہیں۔ اگر بعض اتفاقی امور کے سبب لوگ دولتمند ہو گئے ہیں تو ہم بھی کوشش کرنے سے ہو سکتے ہیں۔ اور یہ انکی خوشی اور عزت کا باعث ہونا چاہئے۔

ہمیں دنیاوی مقبوضات کو اتنی اہمیت نہیں دینی چاہئے۔ ایک انسان جو دولت علم اور رتبہ رکھتا ہے اسکی ذمہ واریاں بھی اس شخص کی نسبت بہت بڑھ جاتی ہیں جسکو ان میں سے کوئی حصہ نہیں ملا۔ اگر یہ چیزیں اس نے بددیانتی سے حاصل کی ہیں تو اس کا ضمیر ہمیشہ ملامت کرتا رہیگا۔

ہمیں خدا کا شکر کرنا چاہئے کہ ہمارا بوجھ انکے مقابلہ پر کم ہے اور ہماری خواہشات اور جذبات محدود ہیں۔ ہمارے دوستوں کے دائرے میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہم ایک نئے دوست میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ وہ ہماری عدم موجودگی میں اور دوستوں سے ملتا جلتا ہے جو اسکے ساتھ ہمدردی ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے اس طریق عمل سے ہمیں ہرگز ناراض نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن اگر حسد کو ہم اپنے دل میں جگہ دیں تو ایک جہنم میں پڑ جائیں گے اور ہمیں یہی خیال لگا رہیگا کہ دوستوں نے ہمیں فراموش کر دیا۔ کیونکہ انہیں ایک نیا دوست مل گیا ہے۔ ہم ادنے ادنے باتوں پر خیال دوڑانے لگتے ہیں۔ اور ہر ایک لفظ اور نگاہ سے

غلط مطلب نکال لیتے ہیں۔ اس کے بعد بدلہ لینے کا نہایت کمینہ خیال ہمارے دل میں پیدا ہوتا ہے ہم اسے اپنے دوستوں کے متعلق غلط باتیں سناتے ہیں۔ اور ان میں میل جول رکھنے سے روکتے ہیں۔ اس طریق سے ہم لوگوں کے نزدیک اور اپنی نظروں میں خود ہی گر جاتے ہیں تعلیم اسلام کے مطابق پہلے ہمیں اپنے عیوب کی طرف دیکھنا چاہیئے اور غور کرنا چاہیئے کہ جو الزام ہم دوسروں پر لگانا چاہتے ہیں اس کے مورد ہم خود ہی تو نہیں حضرت نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ لوگوں کی ان برائیوں اور عیوب کی طرف دیکھنے سے احتراز کرو جو تم خود اپنے اندر پاتے ہو۔ آپ نے یہ بھی حکم دیا کہ ایک مسلم جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لایا اسے نیک بات کہنی چاہیئے یا خاموش رہنا چاہیئے +

ایک مسلم کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہمسایہ کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے جب ہم خداوند تعالےٰ کے حضور میں پیش ہونگے اور معافی کی درخواست کرینگے تو وہ ہمیں ہرگز معاف نہیں کریگا جب تک کہ ہم اس شخص سے معافی نہ مانگ لیں جسے ہماری وجہ سے تکلیف پہنچی ہے اسلام ایک عملی مذہب ہے جو برائیوں کا احساس کرانے کے بعد ہمیں بلندی کی طرف لیجاتا ہے + ان امور پر غور کرنے کے بعد ہمیں خود غرضی اور لالچ سے بچنا چاہیئے تاکہ دوسرے ہم سے محبت کر سکیں ہمیں فیاض طبع اپنے ہمسایہ کا خیر اندیش ہونا چاہیئے۔ ہماری نظر صرف ان کی برائیوں پر ہی نہیں ہونی چاہیئے۔ ان کی نیکیوں کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے ہم بھی عیوب سے پاک نہیں۔ اسلئے اگر ہم ایکدوسرے کے متعلق برے خیالات کو دل میں جگہ نہ دیں تو ہم زیادہ خوش رہینگے۔ اخوت انسانی قریب آ جائیگی۔ اور ہمیں اس دن سے کوئی خوف نہیں ہوگا۔ جب اعمال ظاہر کئے جائینگے اور منافقین کا پردہ اٹھ جائیگا۔ ہم اپنے اعمال سے انکار نہیں کر سکینگے۔ اگر ہم نے بنی نوع انسان کے ساتھ انصاف کا سلوک کیا ہوگا۔ تو ہمیں اس دن کا انتظار ہوگا۔ جب دوبارہ سب ملینگے لیکن اگر ہم نے دوسروں کو نقصان پہنچایا ہے ان کی عزت پر حملہ کیا ہے یا ان کے چال چلن پر دھبہ لگانے کی کوشش کی ہے تو ہم دوسری زندگی میں انکی ملاقات اور خداوند تعالیٰ کے انصاف سے کسقدر خائف ہونگے۔ انہی امور کے سبب بستر مرگ کے جگر خراش نظارے دیکھنے میں آتے ہیں جب انسان کو خوف طاری ہوتا ہے وہ چاہتا ہے کہ لوگ اسے بچالیں۔ یہ سب کے لئے ایک عبرت کا مقام ہے ہمیں سچائی پر عمل کرنا چاہیئے

حق بات کہنی چاہئے اور بنی نوع انسان کے جو فرائض ہمارے ذمہ ہیں انہیں ادا کرنا چاہئے اگر ہم خیالات میں یا قول و فعل میں کسی کے ضرر کا موجب نہیں ہوتے تو ہم نہایت آرام اور اطمینان سے ہوت کے پردے سے گزر جائینگے۔ قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات قابل غور ہیں۔

انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون

(مسلمان تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے بھائیوں میں میل جول کرا دیا کرو) (الحجرات ۴۹ ع ۱)

یاایھا الذین امنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منھن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ھم الظلمون یاایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا۔ **ترجمہ** مسلمان مرد مردوں پر نہ ہنسیں۔ عجب نہیں کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ (خدا کے نزدیک) ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں عورتوں پر (ہنسیں) عجب نہیں کہ (جن پر ہنستی ہیں) وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایکدوسرے کو طعنے نہ دو۔ اور نہ ایکدوسرے کو نام دھرو۔ ایمان لائے پیچھے بدتہذیبی کا نام ہی برا ہے اور جو (ان حرکات سے) باز نہ آئیں گے تو وہی (خدا کے نزدیک) ظالم ہیں مسلمانو (لوگوں کی نسبت) بہت ظنک کرنے سے بچتے رہو۔ کیونکہ بعض ظنک (داخل) گناہ ہیں۔ اور ایکدوسرے کی ٹٹول میں نہ رہا کرو۔ اور نہ تم میں سے ایک کو ایک پیٹھ پیچھے برا کہے +

اگر لوگ ان نصائح پر کاربند ہو جائیں تو دنیا میں بہت سے جھگڑے و فساد کی بجائے دنیا میں امن قائم ہو جاتا ہے جو مذہب اسلام کا مقصد ہے +

ست سلاجیت (مومیائی) جو لوگ دماغی محنت کے عادی ہیں انکے لئے یہ زود اثر مفرد دوائی خالص ست سلاجیت (مومیائی) ازحد درجہ مفید ہے۔ یہ دوائی مقوی اعصاب معدہ و باہ ہے۔ گردہ و مثانہ کو مضبوط کرتی ہے یہ کام ریزش۔ درد کمر یا دیگر دردوں کو بھی جو ریح کی چوٹ کے باعث ہوں دور کرتی ہے ہر ایک قسم کی کمزوری کیلئے اکسیر ہے وکلاء طلباء اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے مفید ہے۔ تمام دن محنت کے بعد اس کے استعمال سے بہت کم تھکاوٹ ہوتی ہے مرد و زن بچہ و بوڑھا ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں قیمت ۳۲ گولیاں ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک + **خوراک** ایک گولی روزانہ ہمراہ دودھ استعمال کریں تاجران ادویات کو ۲۵ فیصدی کمیشن ملیگی۔ ایجنسی کیلئے تاجر صاحبان درخواست دیں +

منیجر کارخانہ ست سلاجیت عزیز منزل لاہور

ناظرین رسالہ کی قابل توجہ

رسالہ اشاعت اسلام گذشتہ سات سال سے جو احسن اسلامی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ رسالہ کی موجودہ خریداری ان کے گرانبار اخراجات کی متحمل نہیں ہمارے ناظرین کرام اگر توجہ فرمائیں۔ اور ایک ایک جدید خریدار بھی مرحمت فرمائیں۔ تو رسالہ کی مالی تقویت کا موجب ہوسکتی ہے

دفتر رسالہ اشاعت اسلام سے انفرادی طور پر بھی ہر ایک بہی خواہ رسالہ کیخدمت میں توسیع اشاعت کے خطوط ارسال کئے جائینگے۔ امید ہے کہ خریداران رسالہ اسکی طرف ضرور متوجہ ہونگے اور اس وقت قلت گرانی کے زمانہ میں ہمارا ہاتھ بٹا کر عنداللہ ماجور ہوں

مینیجر اشاعت اسلام۔ عزیز منزل لاہور

ذیل کی ہر دو انگریزی کتب مسلم بک سوسائٹی۔ عزیز منزل سے مل سکتی ہیں

India in the Balance. مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام قیمت مجلد محصولڈاک علاوہ ۱۲/

A review on the Political Situation in Central Asia. مصنفہ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب مجلد محصولڈاک علاوہ ۱۲/

المشتہر۔ مینیجر مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور

تصنیفات حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی مبلغ اسلام امام مسجد ووکنگ

راز حیات یا انجیل عمل بلا جلد عہ مجلد عہ۲
توحید فی الاسلام بلا جلد عہ مجلد ۵
اسلام میں کوئی فرقہ نہیں قسم اول عہ قسم دوم ۱۲ مجلد عہ ۳ عہ
ذرات عالم کا مذہب .. .. ۸ ر
اسلام اور علوم جدیدہ .. .. ۴ ر
مطالعہ اسلام زیر طبع
باطنیات اسلام "
ضرورت الہام بلا جلد ۱۲ ر مجلد عہ۲
مکالمات ملیبہ بلا جلد ۱۳ ر مجلد عہ۲

براہین نیرہ حصہ اول معروف بہ زندہ و کامل الہام ۱۲ ر مجلد عہ۲
ام الالسنہ معروف بہ زندہ و کامل زبان۔ بارہ آنے مجلد عہ۲
اسوہ حسنہ معروف بہ زندہ و کامل نبی قیمت صف ۸ ر مجلد ۱۴ ر
خطبات عزیزیہ بلا جلد ۱۲ ر مجلد عہ۲
سلک مروارید (دس لیکچروں کا مجموعہ) بلا جلد ۸ ر مجلد ۱۴ عہ
سیر افکار یا روحانیات فی الاسلام زیر طبع
ہستی باری تعالیٰ جس میں عقاید ہمہ اوست پر بحث کی گئی ہے زیر طبع
مسیح کی الوہیت اور اسکی کامل انسانیت پر ایک نظر .. .. ۴ ر
مسلم مشنری کے ولائتی لیکچر حصہ اول ۱ ر

تصنیفات حضرت مولوی محمد علی صاحب مترجم ترجمۃ القرآن انگریزی معہ تفسیر

اسلام یعنی ہمدردی بنی نوع کا مذہب ۵ ر
تفسیر سورہ فاتحہ .. .. .. ۴ ر
سیرت خیر البشر قیمت بجلد عہ مجلد عہ ۱ ر
مقام حدیث بجلد عہ ر مجلد ۹ عہ
جمع قرآن قیمت .. .. ۰۱۲ ر
النبوۃ فی الاسلام بجلد عہ مجلد ۸ عہ

حدوث مادہ .. .. ۵ ر
مسیح موعود .. .. مجلد ۸ عہ
آیت اللہ .. .. ۴ ر
شناخت ماموریں .. .. .. ۳ ر
حقیقۃ المسیح .. .. ۰۲ ر
احمد مجتبیٰ .. .. ۴ ر

دیگر مصنفین

لندن میں جلسہ میلاد النبی صلعم .. .. .. ۳ ر
قرآن اور جنگ .. .. ۴ ر
سیرت نبوی .. .. ۵ ر
دنیا کے مشہور فلسفے ثلاثہ سقراط مسیح حسین بلا جلد ۸ مجلد ۱۱ ر

لمعات انوار محمدیہ قیمت ۶ ر مجلد ۱۰ ر
تائید حق .. .. .. قیمت ۸ ر
پیغام صلح .. .. ۱ ر
جام عرفان (مجموعہ نظم) ۱ ر

درخواستیں بنام منیجر مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور آنی چاہئیں

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۰۸

مشتہرین کے لئے نادر موقع

رسالہ اشاعت اسلام اُردو جو شہرہ آفاق رسالہ اسلامک ریویو مجریہ مسجد ووکنگ انگلستان انگریزی کا اُردو ترجمہ ہے ہمکو اسے ہندوستانی پبلک سے معرّف کرانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ یہ رسالہ بفضلہ تعالےٰ گذشتہ سات سال سے باقاعدہ وقت پر شائع ہوتا رہا ہے اور اس نے سات سال کے قلیل عرصہ میں خاصی ترقّی کی ہے مسلم دنیا اس رسالہ کی خصوصیت سے خواہاں ہے اور اسکی مخصوص جلدیں بندھوا رکھتی ہے۔ اسکی رسائی نوابوں، امراء، وکلاء، فضلا، بیرسٹروں، لائبریریوں طالبعلموں تک ہے ہندوستان کے علاوہ جاوا، اسماٹرا، چین، امریکہ و افریقہ تک اسکا دائرہ اشاعت پھیلا ہوا ہے مشتہرین صاحبان اسمیں اشتہار دیکر اُمید ہے کہ ضرور فائدہ اُٹھائیں گے۔ اجرت اشتہارات کا نقشہ ذیل میں درج ہے۔

انداز صفحہ	ایکبار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
¼ پاؤ صفحہ	عہ ۲ /	صہ ۵ /	لعہ ۹ /	عہ ۱۵ /
½ نصف صفحہ	للعہ ۴ /	عہ ۱۰ /	عہ ۱۸ /	ہ ۳۰ /
پورا صفحہ	ہے ۶	عہ ۲۰ /	ہ ۳۶ /	ہ ۶۰ /

نوٹ (۱) باقی امورات خط و کتابت سے طے ہو سکتے ہیں (۲) سرورق کے صفحوں کی علیحدہ شرح ہے +

المشتہر منیجر رسالہ اشاعت اسلام لاہور

اسلامیہ پریس بیکی دروازہ لاہور میں حافظ مظفر الدین صاحب کے اہتمام سے چھپوا کر خواجہ عبد الغنی منیجر اشاعت اسلام لاہور نے شائع کیا۔